REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-3.

جلد ۳۴ ۔ شمارہ ۳۳

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۴۵ روپے
ششماہی ۲۳ روپے
ممالک غیر
بذریعہ ہوائی ڈاک ۱۲ پونڈ
فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY "BADR"

2628
Dr Major Zaheeruddin Khan sb
A.M.C. Commond Hospital
Sec: - 12
U.T. CHANDIGARH - 160012 (

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۶ ظہور (اگست) ۔ مکرم ڈاکٹر سید جعفر علی صاحب جو لندن کانفرنس میں شمولیت کے بعد مورخہ ۰ ماہ رواں کو قادیان پہنچے ہیں کی زبانی ملنے والی اطلاع کے مطابق سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں نیز یہ کہ جلسہ سالانہ لندن بفضلہ تعالیٰ اپنی مقررہ تاریخوں میں منعقد ہو کر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا جس کے آخری اجلاس میں قریباً ساڑھے سات ہزار افراد شریک ہوئے۔ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی نمائندگی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے فرمائی۔ الحمد للہ

● ــــ مقامی طور پر محترمہ سیدہ امۃ القدوس صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اور جملہ درویشان و احباب کرام اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ

● ــــ افسوس! اہلیہ مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر درویش ۱۲ اگست کی درمیانی شب پونے دو بجے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔

۱۳ ظہور ۱۳۶۴ ہجری شمسی ۔ ۱۳ اگست ۱۹۸۵ء

مجلس خدام الاحمدیہ آندھرا پردیش کا دو روزہ کامیاب سالانہ اجتماع

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان کی شرکت، دلچسپ علمی اور ورزشی مقابلہ جات

رپورٹ مرسلہ محترم مولوی حمید الدین صاحب شمس انچارج احمدیہ مسلم مشن آندھرا پردیش

محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ خدام الاحمدیہ حیدر آباد کو دوسرے صوبائی اجتماع کے انعقاد کی توفیق ملی۔ الحمد للہ۔ اس سلسلہ میں محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ آندھرا پردیش خصوصی دعا اور شکریہ کے مستحق ہیں۔ کہ موصوف نے باوجود خرابیٔ صحت کے اپنی نگرانی میں بشمولیت مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری صوبائی قائد ایک سب کمیٹی ترتیب دی جس نے اجتماع کے انتظامات کو بحسن و خوبی پایۂ تکمیل تک پہنچایا۔ محترم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب سابق ایم ایل اے نے جو ہر سال اپنی درخواست پر انعقاد اجتماع کے لئے اپنے گریب گارڈن مسقف ہال ملحقہ وسیع قطعہ زمین مرحمت فرمایا۔ نیز موصوف کے صاحبزادے مکرم سیٹھ زبیر احمد صاحب نے ہال کی صفائی کروا کر عارضی بیت الحمد اور بنوا دیئے۔ اور پانی کے متعدد ڈرم بھروا کر رکھوا دیئے۔ خدام نے الیکٹرک فٹنگ اور اسٹیج کی تیاری بڑا بہت ہی سلیقے سے کام کیا اور رنگین جھنڈیوں اور دیگر آرائشی لوازمات سے اسٹیج کو نہایت خوبصورتی سے سجایا۔ فجزاہم اللہ تعالیٰ خیراً۔

معزز مہمانوں کی آمد

سالانہ اجتماع کے ساتھ ہی چونکہ صوبائی لجنہ نے بھی متعدد حلقہ وار پروگرام ترتیب دیئے تھے۔ اس لئے محترم امیر صاحب مقامی حیدر آباد کی خواہش اور مشورہ سے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان اور محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو دعوت دی گئی جسے ازراہ شفقت ہر دو بزرگان نے قبول فرمایا۔

مورخہ ۲۶/۷ کو بذریعہ طیارہ رات ساڑھے آٹھ بجے محترم صاحبزادہ صاحب اور محترمہ سیدہ بیگم صاحبہ حیدر آباد تشریف لائے۔ ایئر پورٹ پر موجود حیدر آباد اور دیگر کے امراء جماعت اور صدر لجنہ اماء اللہ حیدر آباد و سکندر آباد اور کثیر تعداد میں احباب و مستورات نے آپ کا والہانہ استقبال کیا۔ ہوائی اڈے سے ہر دو معزز مہمانانِ کرام محترم سیٹھ محمد الیاس صاحب امیر جماعت احمدیہ یادگیر کی رہائش گاہ پہنچے جہاں آپ کے قیام کا انتظام کیا گیا تھا۔

۲۶ جولائی کو محترم صاحبزادہ صاحب نے مسجد افضل گنج حیدر آباد میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں آپ نے افرادِ جماعت کو تقویٰ، خشیتِ الٰہی اختیار کرنے، نیک اعمال بجا لانے، اور قربِ الٰہی کی راہوں پر قدم مارنے کی تلقین فرمائی۔

اجتماع کا پہلا دن:

مورخہ ۲۷/۷ کو جماعت ہائے احمدیہ گلبرگہ، حیدر آباد، سکندر آباد، چنتہ کنٹہ، چندا پور، ظہیر آباد، چڈمان، عادل آباد، محبوب نگر، میدک اور ورنگل کی نئی جماعتوں کا قافلہ پہنچا۔ نانچاری، مڈور، پالا کرتی سے خدام اور انصار کی آمد کا سلسلہ صبح ہی سے شروع ہو چکا تھا اور شام چار بجے تک کثیر تعداد میں خدام اور انصار کے علاوہ مستورات بھی مقامِ اجتماع پر جمع ہو چکی تھیں۔ ٹھیک ۹ بجے محترم صاحبزادہ صاحب اجتماع گاہ میں تشریف لائے۔ جہاں محترم امیر صاحب مقامی، محترم قائد صاحب علاقائی اور محترم قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد نے معزز مہمان کی گلپوشی کی اور دو رویہ قطاروں میں کھڑے ہوئے خدام نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ تمام حاضرین نے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھی۔ اس کے بعد اجتماع کے پروگرام کا آغاز محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت شروع ہوا۔ مکرم منور احمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ اور مکرم حبیب اللہ صاحب قائد مجلس نے عہد دہرایا۔ مکرم سید شجاعت حسین صاحب کی نظم خوانی کے بعد محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے افتتاحی تقریر فرمائی جس میں آپ نے خدام کی مساعی اور اُن کے جذبۂ خلوص کی ستائش کی۔ اپنی تقریر کے بعد مکرم داعی الانصاری ناظم مال نے ۸۶-۸۵ کی خوشکن کارکردگی کی رپورٹ پیش کی۔ بعدہٗ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے صدارتی خطاب کیا۔ آپ نے زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض نوجوان صحابہؓ کی قربانیوں کی مثالیں دیتے ہوئے فرمایا کہ احمدیت بھی ایسے نوجوان تیار کرنا چاہتی ہے جو اطاعت اور عمل کا پیکر ہیں۔ آیت قرآنی اطیعوا اللہ واطیعوا

(باقی صفحہ نمبر ۱۲ پر)

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

(الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش: عبد الرحیم و عبد الرؤف، مالکان جیت ساڑی ہاؤس، صالح پور، کٹک (اڑیسہ)

منیر احمد جاوید ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بورڈ بدر قادیان

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ہفت روزہ بدر قادیان

مورخہ ۱۳ ظہور ۱۳۶۶ ہش

قادیان میں عیدالاضحیہ کی پُر مسرت اور مبارک تقریب

محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے نماز عید پڑھائی اور خطبہ ارشاد فرمایا

احمدی احباب و مستورات کے علاوہ مضافات قادیان کے قریباً ایک ہزار مسلمان بھائی بھی نماز عید میں شریک ہوئے

رپورٹ مرتبہ :- قریشی محمد فضل اللہ

قادیان ۱۱ ظہور (اگست) ـــــ آج یہاں عیدالاضحیہ کی پُر مسرت اور مبارک تقریب اسلامی روایات کے عین مطابق انتہائی وقار کے ساتھ منائی گئی جس میں قادیان کے تمام احمدی احباب و خواتین اور بچوں کے علاوہ مضافات سے آئے ہوئے قریباً ایک ہزار غیر از جماعت مسلمان بھائی بھی انتہائی ذوق و شوق کے ساتھ شریک ہوتے حسب سابق اس مرتبہ بھی نماز عید کی ادائیگی کا انتظام مردوں کے لئے مسجد اقصیٰ میں اور مستورات کے لئے مسجد مبارک و دالان حضرت اُم المومنین رضؓ میں کیا گیا تھا۔ حسب پروگرام ٹھیک ۹ بجے محترم مولوی حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان نے نماز عید پڑھائی اور مناسب موقعہ دلپذیر خطبہ ارشاد فرمایا۔

تشہد و تعوذ، سورہ فاتحہ اور سورہ الکوثر کی تلاوت کے بعد موصوف نے عید کے حقیقی مفہوم اور گہری حکمت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ عید کے معنے بار بار آنے والی خوشی کے ہیں۔ دیگر مذاہب میں محض کھیل تماشے، ناچ گانے، اچھا کھانے پینے کو ہی حقیقی خوشی گردانا گیا ہے۔ مگر اسلام نے اپنے متبعین کے لئے سب سے بڑی اور حقیقی خوشی خدا تعالےٰ کی رضاء کے حصول کو قرار دیا ہے۔ آج کی عید ہمیں حضرت ابراہیمؑ، حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی اس عظیم اور مشترک قربانی کی یاد دلاتی ہے جو روحانی دُنیا میں ایک ہمہ گیر انقلاب کا پیش خیمہ بنی اور بالآخر سید ولدِ آدم حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت عظمیٰ پر منتج ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت اور جلالتِ شان کا اندازہ اس ایک امر سے ہی بخوبی کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جہاں سورہ الکوثر میں آپ کو گذشتہ تمام نبیوں کے مقابلہ میں ہر قسم کی نعمت کی کثرت اور فراوانی عطا کئے جانے کا وعدہ فرمایا وہاں فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کے الفاظ میں آپ اور آپ کی اُمت پر پہلیوں کے بالمقابل کہیں زیادہ عظیم ذمہ داریاں بھی عائد کیں اور بتایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)! تیرے اس عظیم روحانی مقام کو دیکھ کر حاسد یقیناً حسد کریں گے اور تجھے ہر جہت سے ابتر قرار دینے کی کوشش کریں گے۔ مگر اللہ تعالےٰ جہاں تجھے روحانی اولاد کی کثرت عطا فرمائے گا وہاں تیری اُمت کو بکثرت ایسی عبادات اور قربانیاں بجا لانے کی بھی توفیق عطا فرمائے گا کہ ان کے ذریعہ ساری زمین تیرے لئے مسجد بن جائے گی اور حضرت اسمٰعیلؑ کی طرح تیرے روحانی فرزند بھی دنیا کے چپے چپے کے لئے قربانیوں کا مجسم نمونہ قرار پائیں گے۔

خطبہ جاری رکھتے ہوئے موصوف نے فرمایا کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس عظیم قربانی کے نتیجہ میں نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثتِ عظمیٰ عمل میں آئی۔ بعینہٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی آپ کی عبادت اور قربانیوں کی کثرت کے نتیجہ میں ایک عظیم روحانی فرزند عطا کیا گیا۔ جو خاتم الخلفاء کے مقام پر فائز ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ آج آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی فرزندِ جلیل یعنی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپؑ کی قائم کردہ جماعت کے ذریعہ اسلام کو عالمگیر غلبہ عطا ہوگا۔ غلبہ اسلام کی اس حقیقی اور دائمی عید کو قریب سے قریب تر کرنے کے لئے ضروری ہے کہ جماعت کا ہر بالغ مرد حضرت ابراہیمؑ کی طرح ہر احمدی عورت حضرت ہاجرہؑ کی طرح اور ہر بچہ حضرت اسماعیلؑ کی طرح بے دریغ قربانی پیش کرنے والا ہو۔ حضرت ابراہیمؑ کو بھی محض عبادت اور قربانی کی دولت عطا کی گئی تھی اور آج ہمارے ہاتھ میں بھی عبادت اور اخلاص کی اس دولت کے علاوہ دنیا کی اور کوئی ایسی دولت نہیں ہے جس سے ہم اپنے عظیم تر مقصد میں کامیاب ہو سکیں قربانی کی گہری حکمت اور فلسفہ پر روشنی ڈالتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ دنیا کے دستور کے مطابق ہر چھوٹی چیز بڑی چیز کے لئے اور ہر چھوٹا مقصد بڑے مقصد کے لئے قربان کیا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کا وجود اور اس کی رضا کا حصول ہمارا مقصود اعظم ہے جس کے لئے ہمیں اپنی تمام سفلی خواہشات اور عارضی خوشیوں کو قربان کر دینا چاہیئے۔ تاکہ ہم حقیقی اور دائمی خوشیوں کے وارث بن سکیں اللہ تعالےٰ ہم سب کو اس کی بیش از بیش توفیق عطا فرمائے۔ آمین ٭

خطبہ ثانیہ کے بعد آپ نے دعاؤں کے مختلف اعلانات فرمائے۔ اور بعد اجتماعی دعا کرائی۔ دعا سے فارغ ہو کر تمام احباب نے ایک دوسرے سے بغل گیر ہو کر عید سعید کی مبارکباد پیش کی۔

نماز عید سے فراغت کے بعد مسنون طریق پر انفرادی اور اجتماعی قربانیوں کا اہتمام کیا گیا۔ حسب سابق اس مرتبہ بھی بیرونی جماعتوں کے بہت سے مخلصین نے قادیان میں عید کی قربانیاں پیش کرنے کے لئے رقوم بھجوائی تھیں۔ چنانچہ امارت مقامی کے زیر انتظام ان مخلصین کی طرف سے قربانیاں کر کے گوشت تقسیم کیا گیا۔ جماعتی روایات کے مطابق اس مرتبہ بھی لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں مضافات سے آنے والے مہمانوں کے لئے پر تکلف ضیافت کا اہتمام کیا گیا جس کے لئے زردے اور پلاؤ کی اٹھارہ دیگیں پکوائی گئیں۔ طباعت و تقسیم طعام کے سلسلہ میں عملہ لنگر خانہ اور خدام نے مخلصانہ تعاون دیا۔ فجزاھم اللہ تعالےٰ خیراً ٭

خواہشِ دیدارِ آقا

اے کاش میرے پاس بھی مال و متاع ہوتا
لندن کو میں بھی جاتا جب اجتماع ہوتا

آقا تیری جُدائی بے تاب کر رہی ہے
تڑپا کے دل کو آنکھیں پُر آب کر رہی ہے

آقا سے دور جینا بے کیف بے مزہ ہے
سامانِ دید کر دے مولا یہ التجا ہے

دولت ہو پاس اپنے سب دوریاں ختم ہوں
زادِ سفر ہو اَملی مضبوط تر عزم ہوں

تیرے لئے نہیں ہے مشکل میرے خدایا
کن کہہ کے تو نے اکثر ہے معجزہ دکھایا

ان ہونی بات مولا کر کے دکھائی تو نے
کتنے ہیں جن کی آخر بگڑی بنائی تو نے

میں بھی ہوں تیرا بندہ چنگا ہوں یا کہ مندا
مجھ پر بھی کرم کرنا اب توڑ دُکھ کا پھندا

ایسے سبب بنا دے آقا کے پاس جاؤں
اور اُس کا قُرب پا کے خوشیاں ہزار پاؤں

عرضِ خلیق مولا تجھ سے فقط یہی ہے
آقا سے تو ملا دے دل میں تڑپ یہی ہے

عبدالحمید خلیق بن فائق ـــــ مالیرکوٹلہ

خطبہ جمعہ:

آپ اسلام کے سفیر بن کر یہاں آئے ہیں اس سفارت کے حقوق کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں

اپنے مقتدی بن جائیں اُن کی اچھی خوبیاں سیکھ کر اور اُن کے مقتدا بن جائیں اُن کو خوبیاں عطا کر کے!

دُعا کی عادت ڈالیں پھر دیکھیں کہ آپ کی زندگی میں کتنی حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں!!

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۱۲ احسان (جون) ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء بمقام شیر ہوگسن ون نن سپیٹ ہالینڈ

تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

آج ہالینڈ کی تاریخ میں یہ ایک امتیازی دن ہے کہ پہلا یورپین سالانہ اجتماع یہاں منعقد کیا جا رہا ہے۔ جب میں کہتا ہوں کہ ہالینڈ کی تاریخ میں یہ ایک امتیازی دن ہے۔ تو یہ آج کے نقطۂ نگاہ سے اور اس زمانے کے لحاظ سے ایک حیرت انگیز بات ہے یہ ایک ایسا تاریخی دن ہے کہ ہالینڈ کی بھاری اکثریت اس سے کلیتاً ناآشنا ہے۔ بلکہ خدام الاحمدیہ کے ساتھ وابستگی کے تصور سے بھی متاثر نہیں ہوں گے۔ وہ حیرت سے ہمیں دیکھیں گے کہ یہ کیا بات کہہ رہے ہیں کہ آج یہ دن ہالینڈ کی تاریخ کا امتیازی دن ہے۔ مگر اسی طرح دنیا میں ہوتا چلا آیا ہے۔ وقت کوئی ٹھہری ہوئی چیز نہیں بلکہ ایک جاری مسلسل چیز ہے۔ اور ایک زمانے سے متعلق اثرات ہمیشہ آیا کرتے ہیں۔ قومیں مختلف ادوار سے گزرا کرتی ہیں اور اپنے خیالات اور نظریات میں ایک تبدیلی پیدا کرتی چلی جاتی ہیں اور بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ گزرے ہوئے زمانے میں ایک معمولی سمجھا جانے والا واقعہ جس کو اس دور کا انسان نہایت ہی حقیر کی نظر سے دیکھتا ہے۔ بعد میں آنے والے انسان کی نظر میں حیرت انگیز عظمت اختیار کر جاتا ہے۔ تاریخ اسی واقعہ سے شروع ہوتی ہے۔ اور ہمیشہ ہمیش کے لئے انسانی زندگی میں وہ واقعہ ایک سنگِ میل بن جایا کرتا ہے۔ خصوصاً الٰہی جماعتوں کی تاریخ میں ہمیشہ یہی ہوتا ہے۔ اور یہی ہوتا چلا آیا ہے۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

جس دن ہجرت کی گئی کتنے انسان تھے جو اس ہجرت کے دن کی اہمیت کو سمجھ رہے تھے۔ یا اس ہجرت کے واقعہ سے آشنا ہی تھے۔ ایک حضرت علی تھے جنہیں پیچھے بستر پر لٹا دیا گیا ہوا تھا تاکہ دیکھنے والے دشمن یہ سمجھیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابھی اپنے بستر پر ہی تشریف فرما ہیں۔ ایک حضرت ابو بکر تھے جو آپ کے ساتھ تھے۔ اور ایک حضرت ابو بکر کی صاحبزادی اور غلام۔ یہ چند گنتی کے لوگ تھے جو اس واقعہ سے باخبر تھے۔ اور اہل مکہ کو جب اس کا علم ہوا تو انہوں نے اس واقعہ پر تحقیر کی نظر ڈالی۔ اور دشمنی کی نظریں ڈالیں لیکن آج تمام عالم میں اسلامی تاریخ کا آغاز اس دن سے ہوتا ہے۔ اور یہ اسلامی کیلنڈر دن بدن زیادہ سے زیادہ عظمت اختیار کرتا چلا جا رہا ہے۔ اسلام کے پھیلنے کے ساتھ یہ کیلنڈر جس سے پہلے عرب ہی آشنا تھے ایک عالمی حیثیت اختیار کر چکا ہے۔ اور دن بدن بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اور دنیا کی تاریخ جس دن سے شروع ہوگی وہ وہی دن ہوگا یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کا دن اور باقی تاریخ ماقبل ہجرت کی تاریخ سمجھی جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے عیسوی کیلنڈر کو ہجری کیلنڈر میں سورج کے لحاظ سے تبدیل کرنے کے لئے ایک علماء کی کمیٹی بٹھائی۔ اور بڑی کوشش، محنت، جدوجہد اور علمی تحقیق کے بعد انہوں نے ایک ایسا اسلامی کیلنڈر بنایا جو شروع تو ہجرت سے ہوتا ہے لیکن چاند کی بجائے سورج کے حساب سے مقرر کیا گیا ہے۔ چونکہ نئے دور میں دنیا سورج کے لحاظ سے کیلنڈر کو سمجھنے اور اس کے مطابق اپنے اوقات کو مقرر کرنے کی عادی ہو چکی ہے۔ اس لئے اس کے لئے کوئی مشکل نہ ہو۔ تو دیکھئے بظاہر یہ چھوٹا سا واقعہ تھا جس نے اس وقت کوئی کشش پیدا نہیں کی لیکن وہ واقعہ حیرت انگیز طور پر عظمت اختیار کر گیا۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی ذات سے جو کیلنڈر منسوب ہے۔ اگرچہ اس کے متعلق ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ کب شروع ہوا۔ نہ اس کا صلیب کے وقت سے تعلق ہے۔ اور نہ حقیقتاً کوئی پیدائش کے دن سے تعلق ہے لیکن مسیح کی ذات سے وہ کیلنڈر بہرحال وابستہ ہے۔ اور دیکھئے اب یہ دنیا میں کتنی بڑی عظمت اختیار کر چکا ہے۔ اس شخص مسیح کا دور تھا اس زمانے کا تاریخ دان تو مسیح کے پیدا ہونے کا بھی ذکر نہیں کرتا۔ اور صلیب کا واقعہ تو ان کی نظر میں کوئی بھی حیثیت نہیں رکھتا تھا۔ بہت سے مجرم اور بہت سے معصوم اس وقت صلیب دیئے جاتے تھے۔ اور تاریخ دان کی نظر میں ایک روزمرہ ہونے والا واقعہ تھا۔ جیسا کہ خزاں میں ایک پتہ گر جاتا ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حیثیت نہیں تھی مگر آج کی عیسائی دنیا اس کو دیکھو کتنی عظمت دیتی ہے۔

پس جب میں یہ کہتا ہوں کہ ہالینڈ کی تاریخ میں یہ ایک عظیم دن ہے تو میں اس وقت ماضی یا حال کے حوالے سے نہیں بلکہ مستقبل کی بات کرتا ہوں۔ اتنی دور کے مستقبل میں دور تک دیکھتا ہوں۔ یہ اندازہ لگاتا ہوں کہ آئندہ آنے والا مؤرخ ہالینڈ کی تاریخ میں جو اہم ترین دن شمار کیا کرے گا ان میں اس دن کی کیا اہمیت ہوگی پس یقیناً خدام الاحمدیہ کے مؤرخین اس کو خواہ آج سے پانچ سو سال بعد جتنے بھی عظیم واقعات گزر جائیں بہت پہلے آ جائے۔ یقیناً اس دن کو ایک اہمیت دیں گے۔

کوئی چیز ایسی عظیم التاثیر نہیں کہ دعا ہے

(برکات الدعا)

پیشکش:- گلوب ایکسپورٹرز ۱/۷ راجندر اسرانی - کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

فون:- 27-0441

گرام:- GLOBEXPORT-

ہیں اس دن کو دعاؤں کے ساتھ شروع کریں اور اس عرصہ میں خصوصیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے رہیں کہ خدا تعالیٰ ہمیں اُن تمام تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے جو اس دن سے وابستہ ہو چکے ہیں۔

دعا کا مضمون

جتنی مرتبہ بیان کیا جائے ہمیشہ تشنۂ تکمیل ہی رہتا ہے کیونکہ امر واقعہ یہ ہے کہ دعا جتنی ظاہر ہے اتنی چھپی ہوئی بھی ہے۔ بظاہر ان معنوں میں وہ لوگ جو صاحب تجربہ ہیں وہ جانتے ہیں کہ تمام ذرائع سے زیادہ قوی اور یقینی ذریعہ دعا کا ذریعہ ہے۔ اور اس مضمون سے واقف جتنے جماعت احمدیہ میں افراد ہیں۔ دنیا کی ساری جماعتوں میں مل کر بھی اتنے افراد نہیں ہوں گے۔ شاید ہی کوئی گھر ہو جس نے دعاؤں کے اثر کا مشاہدہ نہ کیا ہو۔ شاید ہی کوئی خاندان ہو جس نے دعاؤں کا ثمرہ نہ کھایا ہو لیکن اس کے باوجود یہ چھپی ہوئی حقیقت بھی ہے یعنی انسان جاننے کے باوجود بھی اپنے اکثر مسائل میں اپنی اکثر مشکلات میں دعا کو بہت بعد میں رکھتا ہے۔ اور انسانی کوشش کو پہلے رکھتا ہے۔ اور اس حقیقت کو بھول جاتا ہے کہ انسانی کوشش میں برکت کے لئے ہر کوشش کا آغاز بھی دعا سے ہونا چاہیئے۔ انسانی کوشش کی توفیق پانے کے لئے بھی ہر کوشش کا آغاز دعا سے ہونا چاہیئے۔

قرآن کریم تو یہاں تک بتاتا ہے کہ عبادت جیسا مقدس ترین انسانی فریضہ جس کے متعلق انسان یہ سوچ سکتا ہے کہ خدا کی خاطر خدا سے تعلق کے لئے کر رہا ہوں۔ اور خدا خود مددگار ہوگا۔ اس اہم فریضہ کے متعلق بھی یہی سکھایا گیا ہے کہ جب تک دعا نہیں مانگو گے اُس وقت تک یہ فریضہ بھی ادا نہیں کر سکو گے۔

اِنسانی معاملات میں سب سے زیادہ اہمیت عبادت کو ہے۔ چنانچہ قرآن کریم فرماتا ہے:۔

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ۔

میں نے انسان اور جن کو محض عبادت کی غرض سے پیدا کیا ہے جو پیدائش انسانی کی غرض ہے جس کی خاطر خدا نے پیدا کیا۔ اُس کے لئے بھی قرآن کریم ہمیں سمجھاتا ہے کہ جب تک دعا نہیں کرو گے تو اُس کی توفیق نہیں پاؤ گے۔ چنانچہ سورہ فاتحہ میں یہ گر ہمیں سکھایا۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ یا کرنا چاہتے ہیں۔ یا کریں گے۔ ان تینوں معنوں میں اس کا ترجمہ ہو سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ کہ تو مدد فرما۔ تیری مدد کے بغیر ہم تیری عبادت کرنے کے اہل نہیں۔ تیری مدد کے بغیر ہم اس کی ذمہ داریاں ادا نہیں کر سکیں گے۔ تیری مدد کے بغیر یہ بوجھ ہی رہے گا۔ اس میں کوئی لذت پیدا نہیں ہوگی۔ اس لئے دعا اول بھی ہے اور آخر بھی اور ہر چیز کا اول اور ہر چیز کا آخر ہے۔ دعا ہی سے آغاز کی توفیق ملتی ہے اور دعا ہی سے کام نیک نتائج تک پہونچتے ہیں۔

اس لئے جماعت کو بار بار یہ یاد دہانی کرانی پڑتی ہے کہ اپنے تمام معاملات میں دعا کو وہ مقام نہ دیں کہ جب کچھ پیش نہ جائے۔ سب معاملہ ہاتھ سے نکل جائے تو اُس وقت خدا کو یاد کریں کہ اب تو کچھ نہیں رہا سوائے خدا کے۔ دعا کو ہر کام سے اوّل رکھیں۔ ہر معاملہ میں دعا پر زور دیں۔ تو پھر دیکھیں اللہ سے آپ کی عام روزمرہ کی طاقتوں میں کتنی جلا پیدا ہو جاتی ہے۔ مسائل خود بخود آسان ہوتے چلے جاتے ہیں۔ وہ مشکلات جو پہاڑ کی طرح نظر آتی ہیں۔ وہ خود بخود سہل اور بالکل آسان ہو کر اس طرح حل ہونے لگتی ہیں۔ جیسے کہا جاتا ہے کہ کسی چیز پر جادو منتر ہو جائے اور سب سے بڑھ کر دعا کا جادو ہے۔ اسلئے دعا پر بہت ہی زیادہ زور دینے کی ضرورت ہے۔

اس تمہید کے ساتھ جو باتیں میں آپ سے کہوں گا۔ اُن تمام باتوں کو حاصل کرنے کے لئے اب بھی دعا کریں اور آئندہ بھی مسلسل دعا کا سہارا لیتے رہیں اور کبھی کبھی یہ دعا بھی کیا کریں کہ اے خدا ہمیں دعاؤں کی توفیق عطا فرما۔ یہ ایک ایسا مضمون ہے جس کی سمجھ نہیں آتی کہ شروع کہاں سے ہوتا ہے اور ختم کہاں ہوتا ہے ساری زندگی پر دعا کا مضمون حاوی ہے۔ دعا کرنے کے لئے بھی بعض دفعہ دعا ہی کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے وسیع روحانی تجارب کے بعد اس راز کو ہم پر کھولا ہے۔ جو ایک کھلی ہوئی حقیقت بھی ہے۔

اور ایک راز سربستہ بھی ہے۔ اکثر انسان اس کی اہمیت سے واقف نہیں۔ جیسا کہ واقف ہونا چاہیئے۔

جو پروگرام میں آپ کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں وہ عام روزمرہ کی باتیں ہیں۔ جو پہلے بھی کہتا رہا ہوں۔ اب پھر کہوں گا لیکن ایک خاص صورت حال کو مدِنظر رکھتے ہوئے

میں یہ باتیں دوہرانا چاہتا ہوں

یعنی جب بھی قوموں کی بدقسمتی ہوتی ہے یعنی جب اُن کے بُرے دن آتے ہیں۔ تو اُن میں یہ رجحان پیدا ہو جاتا ہے کہ اپنی بُرائیاں دوسروں کو دیتے ہیں۔ اور دوسروں کی بُرائیاں خود لینے لگ جاتے ہیں۔ اور جب قوموں کے اچھے دن آتے ہیں اور اُن کے مقدر جاگتے ہیں تو بالکل اس کے برعکس صورت پیدا ہوتی ہے۔ وہ اپنی بُرائیاں چھپاتے ہیں اور ان سے شرم محسوس کرتے ہیں۔ اور لوگوں سے اُن کی بُرائیاں لینے کی بجائے اُن کی خوبیاں اخذ کرتے ہیں۔ اور بُرائیاں دُور کرنے کیلئے اُن کو نصیحت کرتے ہیں۔ اور نصیحت کو قوت دینے کے لئے اپنے نیک اعمال سے نصیحت کو طاقت دیتے ہیں۔

قرآن کریم نے قوموں کے عروج و زوال کا جو نقشہ کھینچا ہے۔ اُس کا خلاصہ یہی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی مثالیں دے کر ہمیں سمجھایا ہے۔ اور بتایا کہ جب قومیں ہلاک ہونے لگتی ہیں۔ تو پہلی علامت اُن میں یہ ظاہر ہوتی ہے جیسے کسی کشتی میں سفر کرنے والے یہ دیکھیں کہ سب سے نیچے جو لوگ اُس کشتی میں سفر کر رہے ہیں۔ وہ پیندے میں سوراخ کر رہے ہوں۔ اور اس کے باوجود وہ سوراخ کرنے والوں کو سوراخ کرنے سے منع نہ کریں۔

قومی زندگی میں بُرائیوں سے نہ روکنا اور بُرائیوں کی شرم اُڑ جانا اور بُرائیوں سے روکنے کے لئے ایک دوسرے کو نصیحت کے ذریعہ باز نہ رکھنے کی کوشش نہ کرنا ہی ہلاکت کا آغاز ہے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ مومن کی حالت جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہے۔ وہ بالکل برعکس ہے یعنی يَنْهَوْنَ عَنْهُ وَ يَنْأَوْنَ عَنْهُ وہ بُرائیوں سے روکتے بھی ہیں۔ اور رُکتے بھی ہیں۔ اور بہت اچھی چیزوں کے متلاشی رہتے ہیں۔ پس آج یورپ میں آباد ہونے والے احمدیوں میں سے چونکہ اکثریت ایسے احباب کی ہے۔ جو دوسرے ممالک سے یہاں تشریف لائے ہیں۔ اس لئے اس خاص صورتِ حال کے پیشِ نظر میں آپ کو خصوصیت سے توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ آپ یہاں آئے ہیں۔ تو دو میں سے ایک چیز آپ کے اختیار میں ہے۔ یا یہ کہ اپنی بُرائیاں ان کو دیں جو پہلے اُن کو عادت نہیں تھی وہ گندی عادت اُن کو ڈال دیں۔ اور اُن کی بُرائیاں خود لے لیں۔ اور اگر آپ ایسا کریں گے تو قرآن آپ کی تقدیر کا فیصلہ پہلے ہی کر چکا ہے۔ اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم مثالیں دے دے کر بتا چکے ہیں کہ جس قوم میں یہ عادت پڑ جائے وہ زندہ رہنے کی اہل نہیں رہتی اور یقیناً غرق ہوگی۔

ایک دوسری صورت یہ ہے

کہ آپ اپنی خوبیاں اُن کو دیں اور اُن سے اُن کی خوبیاں لیں۔ اور اس طرح خوبیوں کا اجتماع کریں۔ اس صورت میں دُنیا کی کوئی طاقت آپ کو ہلاک نہیں کر سکے گی۔ لازماً آپ ایک منزل کی بلندی سے دوسری منزل کی بلندی تک اُونچے ہوتے چلے جائیں گے۔

پس اس صورتِ حال کو ملحوظ رکھتے ہوئے جو خصوصیت کے ساتھ آج باہر سے آنے والے احمدیوں کو درپیش ہے میں نصیحت کرتا ہوں کہ بعض اپنی خوبیاں جو خدا تعالیٰ نے آپ کو عطا فرمائی ہیں۔ جو نسبتاً مغرب میں کم ہیں اُن خوبیوں کی حفاظت بھی کریں اور اُن خوبیوں کو اُن لوگوں میں داخل کرنے کی کوشش بھی کریں۔ اسی طرح اُن کی بُرائیوں سے بچتے ہوئے اُن کی خوبیوں سے استفادہ کریں۔

امر واقعہ یہ ہے کہ یہ قومیں جیسا کہ آپ لوگ بعض دفعہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ بہت بُرائیاں اِن میں آچکی ہیں۔ یہ اتنی بُری بھی نہیں ہیں۔ چند ایک بُرائیوں میں بہت آگے بڑھ گئی ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہت سی ایسی خوبیاں ہیں جن سے مشرق

کی اکثر اقوام محروم ہیں۔ یہاں مذاہب کی بحث نہیں ہے۔ یہاں تہذیبوں کی بات ہو رہی ہے مشرق کی تہذیب سے آنے والے لوگ بہت سی گندی عادات کا شکار ہو چکے ہیں وقت کا ضیاع۔ جھوٹ بولنے کی عادت۔ بہانے تراشنے محنت سے جی چرانا۔ رہن سہن کے معاملات میں بے ہنگم انتشاری اور گندے رہنا۔ کمروں میں جاکر دیکھیں تو کچھ کہیں ہے۔ چادر کہیں۔ جو چیز جہاں گری وہیں پڑی رہی۔ کھانا بستر پر بیٹھ کر کھا رہے ہیں تو برتن ساتھ ساتھ ہی ٹکا ٹکا پڑے رہتے ہیں۔ اور اسی قسم کی بہت سی ایسی عادتیں ہیں جس کے نتیجہ میں ان کا رہن سہن بہت ہی تکلیف دہ اور بد منظر ہو جاتا ہے۔ کھانا پکایا ہے تو برتن صاف ہی نہیں کئے۔ یہاں تک کہ وہ جگہ جہاں برتن صاف کئے جاتے ہیں۔ وہ بھی کھانے کے برتنوں کی طرح رفتہ رفتہ گندی ہو جاتی ہے۔ بدبو اٹھ رہی ہے۔ غرضیکہ بعض لوگوں کا رہن سہن نہایت ہی خوفناک منظر پیش کرتا ہے۔ اور اسی طرح بہت سی ایسی عادتیں ہیں جن کو دیکھ کر مغرب والے حیران ہوتے ہیں کہ یہ کہاں سے جانور اٹھ کر آ گئے ہیں۔ وہ جو (Resentment) نفرت کہلاتی ہے یعنی قومی نفرت وہ خاص طور پر قومی نفرت نہیں وہ دراصل عادات کا بعد ہے جس کے نتیجہ میں ایک منافرت پیدا ہو جاتی ہے ایک قسم کی دوری پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ یہ لوگ کہاں سے آ گئے اور کیسے انہوں نے رہن سہن سیکھا ہے کس طرح یہ لوگ زندگی بسر کرتے ہیں۔ کوئی ان کو بتانے والا نہیں کہ انسانیت کے تقاضے یہ ہیں۔ یا وہ ہیں پھر ایسے اوقات میں شور کرنا جبکہ دوسروں کے آرام کا وقت ہو۔ گلیوں اور بازاروں میں تھوکنا۔ ٹائیلٹ میں جانا تو ٹائیلٹ کے تقاضے پورے نہ کرنا۔ جہاں کھانا کھایا وہیں ہڈیاں اچھال دیں۔ یہ سمجھ کر کہ یہاں کیا فرق پڑتا ہے۔ یا روٹی کے ٹکڑے پھینک دینا۔ غرضیکہ

بہت سی ایسی عادات ہیں

جو بالعموم مشرق سے آنے والے اقتصادی لحاظ سے پسماندہ لوگوں میں اپنی اقتصادی پسماندگی کے نتیجہ میں ایک لمبے عرصہ میں رائج ہو چکی ہیں۔ اس قوم کو اب یہ تو نہیں کہہ سکتے کہ صدیوں تم نے مشرق کا خون پیا ہے۔ صدیوں تم نے مشرق پہ حکومت کی۔ اور دولت کے ساتھ رہنے کے جو اوصاف ہیں وہ بھی حاصل کر لئے۔ اب ہم سے کس بات کا شکوہ کرتے ہو۔ اب یہ کہہ کر ان کا منہ بند نہیں کر سکتے۔ گندگی بہر حال گندگی ہے۔ بری عادتیں بہر حال بری عادتیں ہیں۔ اس لئے یہ کہہ کر نہ آپ خود مطمئن ہو سکتے ہیں اور نہ ان کو مطمئن کر سکتے ہیں۔ اس کا ایک ہی علاج ہے۔ اگر آپ کو صفائی کے اور رہن سہن کے طریقے نہیں آتے تو ان سے سیکھ لیں۔ لیکن ایک احمدی کے بارہ میں یہ کہنا کہ صفائی اور رہن سہن کے طریقے از خود اسے نہیں آتے کیونکہ صفائی۔ نظافت اور اعلیٰ رہن سہن کے اسلوب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سکھلا گئے ہیں۔

اس تعلیم کی تمام خوبیوں اور حسن کو تو ابھی تک یہ لوگ نہیں پہونچے۔ صرف اپنی تعلیم کو عمل میں ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ البتہ ان کا اچھا رہن سہن دیکھ کر آپ فائدہ اٹھا سکتے ہیں کہ شرم محسوس کریں ..... کہ یہی تو ایک ایسی [illegible] اسلامی سے ملک ہوئی جس نے ہر انسانی خوبی کو بلند ترین معیار تک پہنچا دیا تھا۔ اب ہمارے عملی نمونہ سے یہ کیا سمجھیں گے۔ نوواردوں کے اندر یہ صلاحیت ہے کہ وہ اقتصادی پس منظر کو دیکھ کر ایسے تجزیئے کریں جس کے نتیجہ میں وہ سمجھیں کہ یہ قوم مجبور رہی ہے۔ ہم نے ان کو غلام بنایا۔ یہ غریب ہو گئے اور اس کے نتیجہ میں لازماً ایسی باتیں پیدا ہونی تھیں۔ نہ ان میں یہ قابلیت ہے کہ ماضی کی تلاش میں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کا جائزہ لیں۔ اور سوچیں کہ یہ تو بہت بدقسمت لوگ ہیں کہ ہم سے بہت بہتر اصول رکھنے کے باوجود ہم سے بہت بہتر تعلیم ہونے کے باوجود اپنی بدعملیوں کی وجہ سے اس حال تک پہونچ گئے ہیں۔ ان کو صرف آپ نظر آئیں گے۔ اور آپ کے پیچھے اسلام نظر آئے گا۔ اور آپ کی ہر بات کو یہ اسلام کی طرف منسوب کر دیں گے یا آپ۔ نہیں دیکھا انہیں کہ خمینی کے ساتھ کیا کرتے ہیں۔ کیا سنا نہیں کہ لیبیا کے قذافی کے ساتھ کیا کرتے ہیں خمینی کی ہر بات اسلام بن کر ان کو دکھائی دیتی ہے۔ اور قذافی کی ہر حرکت ان کو اسلام بن کر سنائی دیتی ہے۔ یہ تیار بیٹھے ہیں کہ ہر بدی کو اسلام کی طرف اسلام کے منہ پر تھوپیں۔ ہر ظلم کو اسلام کی طرف منسوب کریں۔ آج انہوں نے ٹیررازم کا نام بھی اسلام رکھ لیا ہے کہ یہ

اسلامک ٹیررازم ہے۔ یہ اسلامی ظلم ہے۔ وغیرہ۔ حالانکہ اس سے بہت زیادہ خوفناک مثلاً آئر لینڈ میں بپا ہو رہے ہیں۔ لیکن اس کا نام یہ کرسچن ٹیررازم کبھی نہیں رکھیں گے۔ تو یہ پہلے ہی تیار بیٹھے ہوں گے کہ نکتہ چینی کریں۔ وہ بدنیتی ڈھونڈیں اور آپ کے نقائص آپ کے مذہب کی طرف منسوب کریں۔ ان کے نزدیک آپ کا کوئی قصور نہیں ہوگا۔ بلکہ تمام قصور اسلام کا ہوگا۔ کتنا بڑا گناہ بھی کر رہے ہوں گے آپ تو یہ اسے اسلام کی طرف منسوب کر دیں گے۔ حالانکہ ہر خوبی اسلام کی تھی اور ہر قصور آپ کا تھا۔ لیکن آپ نے برداشت کر لیا کہ آپ کے سارے قصور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی پاکیزہ تعلیم کی طرف منسوب کر دیئے جائیں اور اگر آپ نے اپنے اندر نمایاں تبدیلی پیدا نہ کی تو یہی ہوتا چلا جائے گا۔ بس

اپنی ان خوبیوں کو دوبارہ حاصل کریں

جن کو مدتوں سے آپ کھو چکے ہیں۔ ہزار سال سے لمبا عرصہ ہو گیا ہے کہ مسلمان بدقسمتی سے تنزل کرتے ہوئے اسلام کی تعلیم سے دور ہٹتے چلے گئے۔ اور نظافت اور نجابت اور روزمرہ کے ملنے جلنے کے اعلیٰ اخلاق جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے تھے ان سب سے غافل ہو گئے۔ اس زمانے میں جبکہ اکثر گھروں کے دروازے بھی نہیں ہوتے تھے بعض دفعہ پردے لٹکا کر کام لیا جاتا تھا اور بعض دفعہ پردے بھی نہیں لٹکائے جاتے تھے۔ مگر حیرت کی بات ہے کہ چودہ سو سال پہلے آپ نے اپنے ہر غلام کو یہ عادت ڈالی کہ کہیں بغیر اجازت کے کسی گھر میں داخل نہیں ہونا۔ پہلے سلام کہو اور اجازت حاصل کرو۔ اور اگر اجازت نہیں ملتی تو کسی قسم کی چونی پر تیل لائے بغیر السلام علیکم کہہ کر اس گھر سے الگ ہو جاؤ۔ آج یورپ نے یا دوسری ترقی یافتہ قوموں نے لمبے عرصہ اور لمبے تجربہ کے بعد یہ عادات سیکھی ہیں۔ اب یہ عادات بھلا کر یہاں آئے ہیں۔ آپ کسی گھر میں جاتے ہیں۔ تو دروازہ کھول کر یا کسی کمرہ میں جانا چاہتے ہیں تو بغیر اجازت کے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہو جاتے ہیں۔ ان کو کیا پتہ کہ آپ کا ماضی کیسا شاندار تھا۔ انہوں نے آج کا چہرہ دیکھنا ہے۔ اور پھر آج کے چہرے کو آج کے جسم کی طرف منسوب نہیں کرنا۔ بلکہ چودہ سو سال پہلے کے چہروں کی طرف منسوب کرنا ہے۔ اور یہ ظلم ہے جو اسلام کے ساتھ کیا جا رہا ہے۔ اور آپ اس کے ممد ہو جائیں گے۔ اگر آپ نے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا نہ کی۔ پس اپنی خوبیوں کو دوبارہ حاصل کریں۔ ان کی خوبیوں کو دیکھ کر شرم محسوس کریں۔ کیونکہ یہ تو ہماری تھیں۔

اسی واسطے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صورت حال پر نظر ڈالی اور یہ فرمایا

اَلْحِكْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ

ہر حکمت کی بات یعنی اچھی بات تو مومن کی گمشدہ اونٹنی کی طرح ہے۔ اگر کسی انسان کی اونٹنی گم جائے تو اسے دوبارہ حاصل کرنے میں شرم محسوس نہیں کرتا۔ وہ جانتا ہے کہ یہ میری تھی مجھ سے الگ ہوئی ہے پس جب ان کی خوبیاں حاصل کریں گے تو آپ کی یہ کیفیت ہوگی کسی شرم کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی احساس کمتری کا شکار ہونے کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ کی خوبیاں نہ بھی ہوتیں۔ تب بھی خوبیوں کو اختیار کرنے میں تو کبھی بھی احساس کمتری کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ لیکن بغرض محال بعض حساس لوگ کہتے ہیں کہ ہم نقالی کیوں ماریں۔ ان کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ رستے کتنے آسان فرما دیئے ہیں۔ فرمایا الحکمۃ ضالۃ المومن کہ یہ تمہاری خوبیاں تھیں۔ تم حاصل کرو جس طرح تم مالک ہو۔ ہاں تم سے ان لوگوں نے حاصل کی ہیں۔ پس خوبیوں میں تو یہ طریق اختیار کریں۔ اور رہیں برائیاں۔ تو وہ دوسرا طریق یعنی برائیاں آپ کی نہیں ہیں۔ اور اگر آپ میں ہیں تو کہیں غیر سے آ گئی ہیں۔ اگر آپ برائیوں کا شکار ہیں تو یہ پردیسی چیزیں ہیں جن کا آپ کی ذات سے کوئی تعلق نہیں۔ لیکن اپنے وطنوں کو اپنی عادات کو آپ نے ان کا وطن بنا دیا۔ لیکن اس کے برعکس اگر آپ ان کی برائیاں حاصل کرنے لگ جائیں اور خوبیوں سے غافل ہو جائیں۔ اور خوبیوں سے آنکھیں بند کر لیں۔ تو کتنا بڑا ظلم ہوگا۔ پہلے ہی ہم لوگ بہت سی گندی عادات کے بوجھ تلے دبے پڑے ہیں۔ معاشرتی لحاظ

سے، تمدنی لحاظ سے، روزمرہ کی عادات رہن سہن کے لحاظ سے، میل جول کے لحاظ سے جس میں بدقسمتی سے ہم پسماندہ دور میں سے گذرتے ہوئے بہت سی بدیوں کی گٹھڑیاں اُٹھائے ہوئے ہیں۔ اوپر سے اُن کی ڈرگ (DRUG) اختیار کرنے لگ جائیں اُن کی شراب پینے لگ جائیں۔ اِسی طرح اور دوسری گندی عادات کو اختیار کریں تو پیچھے کچھ بھی ہمارا باقی نہیں رہے گا۔

کتنا ظالمانہ سودا ہوگا

کہ نیک مقاصد کی خاطر ہجرت کرکے ہم یہاں آئے ہیں۔ دین کا نام لیکر گھروں سے نکلے اور اپنے عزیزوں کو پیچھے چھوڑا۔ پیچھے مائیں فوت ہوگئیں پیچھے باپ جدائی میں مشکلات میں زندگی بسر کرتے کرتے رحلت کر گئے۔ بعض بچے فوت ہو گئے لیکن آپ لوگ واپس نہ جا سکے۔ اور یہاں آکر کیا سودا کیا۔ سودا یہ کیا کہ اپنی برائیاں اُن کو دینی شروع کر دیں اور اُن کی برائیاں خود اختیار کرنے لگ گئے۔

جب میں کہتا ہوں کہ برائیاں دینے لگ گئے تو یہ بھی حقیقت ہے کہ بدقسمتی سے بعض لوگ یہ بھی کرتے ہیں۔ آج سے تقریباً تیس سال پہلے جب میں انگلستان آیا تھا تو شاذ و نادر کے طور پر کسی پولیس مین کے بارہ میں بیان کیا جاتا کہ وہ رشوت لیتا ہے۔ حالانکہ فی الحقیقت یہ بات صحیح بھی نہ ہوتی تھی۔ تو پھر بھی یہ بات حیرت انگیز سمجھی جاتی تھی لیکن اب ایسی باتیں عام ہوگئی ہیں۔ اب تو اُن کے ٹیلیویژن کے پروگراموں میں بھی یہ باتیں آرہی ہیں۔ اخبارات میں بھی یہ چرچے ہوتے ہیں۔ پولیس کے اصلاحی کمیشن بھی بیٹھتے ہیں۔ اور حیرت اور ظلم کی بات یہ ہے کہ اس کا آغاز ایشین نے کیا ہے۔

اُس زمانہ میں کبھی کبھی میرے کان میں یہ بھنک پڑتی تھی اور بڑی تکلیف پہنچتی تھی کہ بعض لوگ کہتے تھے کہ جی ہم ان کو رشوت لینا سکھا رہے ہیں۔ اور بڑے فخر سے بات کرتے تھے۔ اور کہتے کہ کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان کو ایک شراب کی بوتل دے دو تو یہ بھی ہماری طرح بات ماننے لگ جاتے ہیں۔ انسانی فطرت کی کمزوریاں تو ہر جگہ ہیں۔ آپ نے ایک اچھی قوم کو گندا بنایا۔ اور اس پر فخر محسوس کیا۔ اِس طرح ممکن ہے کہ اور بھی بہت سی بدیاں مشرق نے اِن میں داخل کر دی ہوں۔ تو ان کی بدیوں کے ڈھیر بھی اُٹھنے شروع ہو گئے۔ اور آپ کی بدیوں کے ڈھیر بھی بڑھنے شروع ہو گئے۔ پھر آنحضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کیسے پورا نہ ہوگا کہ کشتی کے پیندے میں سوراخ تو ہو گیا ہے۔ اس نے ڈوبنا ہی ڈوبنا ہے۔ ایسی قومیں جن کی بدیاں بڑھنے لگتی ہیں۔ وہ بہرحال ڈوب جاتی ہیں۔ اور ایک دوسرے سے بدیاں سیکھنے کی عادت اب ان میں بھی آچکی ہے۔ امریکہ کا معاشرہ یوروپ کو بدیاں سکھا رہا ہے۔ یوروپ کا معاشرہ کچھ باتیں امریکہ میں داخل کرتا ہوگا۔ لیکن بالعموم تو امریکہ سے گندگی آتی ہے۔ اور پھر ساری دنیا میں پھیلتا ہے۔ اور بڑی خوشی سے انہیں قبول کر رہے ہیں۔ پھر ایک دوسرے سے بدیاں سیکھتے ہیں۔ جو بدی اٹلی میں ایجاد ہوتی ہے وہ یوروپ کے باقی ممالک نے بھی ضرور اختیار کرنی ہے۔ جو انگلستان میں پیدا ہوئی ہے بڑے شوق سے باقی ملک اختیار کرنے لگ جاتے ہیں۔ جو قوم پہلے ہی اس حال کو پہنچ چکی ہو کہ وہ بڑی آسانی اور شوق سے بدیاں اختیار کر رہی ہو اُسے اوپر سے آپ اپنی بدیاں پہنچانے لگ جائیں۔ تو یہ سارا زمانہ یقیناً بڑے گھاٹے کا زمانہ ہوگا۔

قرآن کریم نے اس طرح اس زمانے کا ذکر فرمایا ہے۔ فرمایا:-

وَالْعَصْرِ۔ إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ۔ إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔

کہ میں زمانے کی قسم کھا کے کہتا ہوں إِنَّ الْإِنْسَانَ لَفِي خُسْرٍ کہ ایسا زمانہ آئے گا کہ انسان بحیثیت مجموعی گھاٹے میں جا رہا ہوگا۔ یہ بات تو سمجھ میں آجاتی ہے مگر ذرا سوچیں کہ اس کے بعد قرآن کریم کیا فرماتا ہے إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ۔ مگر زمانے کی قسم کچھ لوگ ایسے ضرور ہوں گے جو ایمان لانے والے ہوں گے اور نیک عمل کرنے والے ہوں گے۔ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ یعنی وہ زمانے کو نیکیوں اور سچائیوں کی نصیحت کرتے چلے جائیں گے۔ اور نیک اعمال کے ساتھ نیک کاموں کی نصیحت کرتے چلے جائیں گے۔ لیکن اگر آپ ایسے لوگ نہیں ہیں تو پہلی پیشگوئی تو پوری ہو گئی تو پھر اس دوسری پیشگوئی کو پورا کرنے والے کون لوگ ہوں گے قرآن کریم کی اسی صداقت پر آپ گواہ ٹھہرائے گئے ہیں۔ آپ ہی ہیں جن کا ذکر ہے کہ

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا

ہاں چند لوگ ایسے ہیں جو ایمان لے آئے ہیں۔ اور اپنے ایمان کی صداقت میں اور اس کے ثبوت میں اُنہوں نے نیک اعمال شروع کر دیئے ہیں۔ اور پھر ان نیک اعمال کو اور اس صداقت کو اپنے تک نہیں رکھتے بلکہ بڑی تیزی کے ساتھ تمام دنیا میں تقسیم کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ۔ حق بات کی نصیحت کرتے ہیں۔ اور کرتے چلے جاتے ہیں۔ صبر کی نصیحت کرتے ہیں اور کرتے چلے جاتے ہیں۔

پس آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سفیر بن کر یہاں آئے ہیں۔ آپ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر بن کر یہاں آئے ہیں۔ آپ احمدیت کے سفیر بن کے یہاں آئے ہیں۔ اور آپ اسلام کے سفیر بن کر یہاں آئے ہیں اس لئے اس سفارت کے حقوق کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ اِس سفارت کی ذمہ داریوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔

اپنے مقدر بنائیں ان سے خوبیاں سیکھ کر اور
اُن کے مقدر جگائیں اُن کو خوبیاں عطا کر کے۔

تاکہ ایک نئی قوم وجود میں آنے لگ جائے۔ جو انہی لوگوں میں سے بنیں لیکن ان سے بالکل مختلف ہوں۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ میں ایسی قوم کو یہاں بنتا دیکھ رہا ہوں۔ اور فی الحقیقت انہی لوگوں میں سے جو سفید فام یوروپین احمدی ہوئے ہیں اُن کے اندر خدا کے فضل سے ایسی ایسی پاک تبدیلیاں پیدا ہوئی ہیں کہ اگر وہ سونا تھے تو کندن بن چکے ہیں۔ اور اُن میں حیرت انگیز جلا پیدا ہوئی ہے۔ مشرق کا اخلاص اور مشرق کا پیار مغرب کو آگیا۔ اور مغرب کی ساری خوبیوں کی بھی انہوں نے حفاظت کی۔ اور پھر عام انسانوں سے بلند تر ہو کر وہ اللہ والے انسان بن گئے۔ آپ اُن کو غور سے دیکھیں تو آپ حیران ہوں گے کہ آپ نے اُن کو دین سکھایا لیکن اب یہ اس قابل ہیں کہ آپ کو دین سکھانے لگ جائیں۔ اُن میں ایسے لوگ عظیم الشان اخلاص کے پیکر ہیں۔ جو کامل وفا کے ساتھ اسلام کی تعلیم کے تمام تقاضوں کو پورا کر رہے ہیں۔ اِس سرزمین میں جہاں شیطانیت کھلے بندوں جولانی دکھاتی ہے یہ فرشتوں کی طرح قدم رکھتے ہیں۔ اور ان کی سب برائیوں سے اغماض کرتے ہوئے نیکی کا پیکر بن کر ان گلیوں میں چلتے ہیں۔ ایسے لوگ انگلستان، ڈنمارک، ناروے اور سویڈن میں بھی ہیں۔ جن کو میں جانتا ہوں اور ایسے لوگ خدا کے فضل سے جرمنی میں بھی بڑی تعداد میں ہیں۔ اور اس ملک میں آج آپ جن کے مہمان ہیں۔ یہاں پر بھی خدا تعالیٰ نے ایسے فرشتہ سیرت انسان احمدیت کے اثر کے نتیجہ میں پیدا فرما دیئے ہیں۔

اب اگر اس تعلیم پر عمل کریں گے۔ جو اسلام کی تعلیم آپ تک پہنچائی ہے تو آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ ایسے اور بہت سے لوگ پیدا کر سکیں اور آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ کثرت کے ساتھ اس معاشرے میں پھیل جائیں۔ اور اکیلے اکیلے نہ رہیں بلکہ تیزی کے ساتھ بڑھنا شروع کر دیں۔ اور اگر آپ ایسا کریں تو آپ یقیناً اِس دنیا میں بھی کامیاب ہوں گے۔ آپ کی دنیا بھی سنور جائے گی۔ آپ کا دین بھی سنور جائے گا۔ آپ کا فیض مدتوں تک آپ کی اولادوں میں وراثتاً منتقل ہو جاتا رہے گا۔ صدیوں تک آپ کی آنے والی نسلیں آپ کا فیض پائیں گی اور آپ کو دعائیں دیں گی۔ کتنا عظیم الشان موقعہ ہے جو آج آپ کو میسر ہے۔ اس موقعہ سے فائدہ اُٹھائیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جو احمدی ان باتوں پر عمل کرتے ہیں جن کی تعداد دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ وہ نیک نصیحت کے ذریعہ اچھی باتیں دوسروں میں داخل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور تبلیغ کے لئے ہر ممکن طور پر جدوجہد کر رہے ہیں۔ ایسا احمدی اپنی کوششوں کا آغاز جب دعا کے ساتھ کرتے ہیں۔ اور اُن کوششوں کے نیک انجام کے لئے دعاؤں کا جو سہارا لیتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اُن کو سردست یا کچھ عرصہ کے بعد بہت ہی میٹھے پھل نصیب ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اُن کی اندرونی تبدیلیوں کے نتیجہ میں خدا سے اُن کا بڑھتا ہوا پیار اور اُن کی تعلقات ...

احسان اُن کو نصیب ہوتا ہے جس سے وہ خدا سے ملتی ہوتے ہیں۔ اور خدا نے مضمون کے پیار بھرے جذبات اُن کو نصیب ہوتے رہتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے بھی ہیں جو اپنے تجارب کو لکھ کر مجھے بھی اُن خوشیوں میں شریک کرتے ہیں۔ اور بڑا ہی لطف آتا ہے کہ کس طرح خدا تعالیٰ ایک ایک احمدی پر نگاہ رکھ رہا ہے۔ جو خلوص کے ساتھ اُس کی راہ پر قدم آگے بڑھانا چاہتا ہے۔ کس طرح بڑے پیار کے ساتھ اُس کے ایمان کو بڑھا رہا ہے۔ یہ اثبات ہے اُن کی خدمت کا۔ اور خود اُس پر ظاہر ہوتا ہے۔

وہ کسی واسطے سے ملنے والا خدا نہیں رہتا بلکہ براہِ راست اُس کے دل پر نازل ہونے والا خدا بن جاتا ہے۔ پس خود مشاہدہ کرنے والے بھی ایسے ہیں ہفتوں اور مہینوں میں کئی مشاہدہ کرنے والے ایسے ہیں۔ اور جہاں تک میرا تاثر ہے اور میں بڑی گہری نظر سے اُن کا جائزہ لے رہا ہوں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے ان کی تعداد دن بدن بڑھ رہی ہے۔ لیکن یہ سارے وہ لوگ ہیں جو دعاؤں پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ سارے وہ لوگ ہیں۔ جو محض اپنے اعمال پر ہی انحصار نہیں کرتے۔ اُن کے پروگرام کا آغاز دعا سے ہوتا ہے۔ پروگرام کے دوران بھی دعائیں کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنے رب سے مدد مانگتے رہتے ہیں۔ اور اختتام کے متعلق بھی یہ نہیں سمجھتے کہ ان کی کوششوں کے نتیجہ میں پھل لگا ہے۔ بلکہ ہر پھل کو اپنے رب کی طرف سے ایک تحفہ سمجھتے ہیں۔ اور یہی بات درست ہے۔ ورنہ ہم کیا اور ہماری کوششیں کیا۔

ہم اسلام کا نمائندہ بن کر عظیم قوموں سے ٹکرا رہے ہیں

وہ تو پہاڑوں کی طرح بلند ہیں۔ حیرت انگیز طاقتیں انہوں نے حاصل کر لی ہیں۔ ذہانت میں، علم کی گہرائی کے لحاظ سے، محنت کے لحاظ سے۔ اُن عادات کے لحاظ سے جو قوموں کو زندہ رکھنے کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ یہ بہت زیادہ ہم سے آگے بڑھ چکے ہیں۔ اس لئے ان سب مشکلات کا ایک ہی اور صرف ایک ہی حل ہے کہ ہم اُس سے رابطہ قائم کریں جو سب سے بلند ہے جس سے ہم ہر روز بار بار یہ کہتے ہیں کہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔

پس ان کی ترقی کا ایک ہی حل ہے کہ اپنی ذات کو اپنے رب کی عظمت عطا کریں۔ اور یہ عظمت تبھی عطا ہو سکتی ہے۔ جب اپنے رب سے تعلق جوڑ لیں گے۔ جب ہر روز اُس سے عظمتیں مانگیں گے۔ ہر روز اُس کی تکبیر دل کی گہرائیوں سے بلند کریں گے۔ تاکہ آسمان کے کنگروں تک آواز پہنچے اور اس کے نتیجہ میں آسمان کی رفعتیں حاصل کریں۔

پس دعاؤں کے ذریعہ سارے کام بنتے ہیں۔ آپ عادت ڈالیں اور عادت ڈال کے دیکھیں تو سہی۔ کیونکہ آپ میں سے وہ لوگ جو ہر قسم کی کمزوریوں میں مبتلا ہیں۔ اور ارادہ اور کوشش کے باوجود وہ ان کمزوریوں سے نجات نہیں پا سکتے۔ ایسے لوگ اگر دعائیں کریں گے تو اس سے اُن کو دو قسم کے فائدے حاصل ہوں گے۔ ایک تو یہ کہ رفتہ رفتہ وہ کمزوریاں اُن سے دور ہوتی شروع ہو جائیں گی۔ اور دوسرے یہ کہ اُن کمزوریوں کے دوران بھی خدا کے غضب کی نظر نہیں پڑے گی۔ بلکہ رحم کی نظر پڑے گی۔ کیونکہ بسا اوقات کمزوریاں ایسی ہوتی ہیں جو ایک لمبا وقت چاہتی ہیں۔ اس لئے ایک لمحہ کے اندر تو ہر انسان کی ہر کمزوری دور نہیں ہو سکتی۔

پس

دعا کے نتیجہ میں پہلا فیض حاصل ہوتا ہے

کہ رَبَّنَا ظَلَمْنَا ... الآیۃ کا مضمون پیدا ہو جاتا ہے۔ اور دعائیں کرنے والے کو خدا دنیا میں نہیں دیتا۔ جب تک وہ نیکیوں میں بھی ترقی کرتا رہے۔ یعنی ہر روز کا خطرہ جو بدیوں کی طرف سے لاحق ہوتا ہے۔ ہر روز جو ہلاکت کی موت کا خطرہ انسان کو درپیش ہوتا ہے۔ دعا کے نتیجہ میں انسان کو اُس خطرہ سے نجات مل جاتی ہے۔ اس لئے دعاؤں کی بہت اہمیت ہے۔ دعاؤں کی طرف توجہ کریں۔

لیکن جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے کہ دعاؤں میں خلوص کو ہمیشہ پیش نظر رکھیں۔ زبان کی دعا یا صرف مصیبت میں گھرے ہوئے انسان کی دعا صرف ایک وقتی اثر دکھاتی ہے لیکن وہ دعا جو مستقل تعلق باللہ کے نتیجہ میں عطا ہوتی ہے جو مستقل تعلق باللہ کا مظہر بن جایا کرتی ہے۔ یہ دعا اور ان دعاؤں کی عادت ڈالیں۔ پھر دیکھیں کہ آپ کی زندگی میں کتنی حیرت انگیز تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔

کئی لوگ مجھے اپنے عزیزوں کی وفات کے بعد یہ لکھتے ہیں کہ اس سے اُن کی جدائی سے بہت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ بہت خلاء محسوس ہوتا ہے لیکن میں اُن کو خدا کی طرف بار بار جھکنے کی عادت ڈالنے کو کہہ رہا ہوں۔ وہ تو دائمی وجود ہے اُس کا کبھی آپ کو خلاء محسوس نہیں ہوگا۔ اور وہ آپ سے کبھی بے وفائی نہیں کرے گا۔

یقین جانیں کہ دعا آپ کے اندر ایک تبدیلی پیدا کر کے حیرت انگیز اثر دکھلائے گی۔ اور دعا کے نتیجہ میں آپ کے سارے مشکل کام آسان ہو جائیں گے لیکن جب دعا کریں

بلند حوصلہ رکھ کر دعا کریں

اور بلند ارادوں کے ساتھ دعا کریں محض معمولی باتوں کے لئے دعا کر لینا۔ محض چھوٹی موٹی مشکلات کے لئے اور بیوی بچوں کے لئے دعا کر لینا یہ تو بہت بڑے وجود سے بہت ہی ادنیٰ ادنیٰ باتیں مانگ کر اس پر راضی ہو جانے والی بات ہے جس سے مانگ رہے ہیں اُن کو ملحوظ رکھ کر حوصلے والی دعا کیا کریں۔ عظیم دعائیں مانگا کریں۔ تمام دنیا کی اصلاح کی دعائیں کریں۔ یہ دعا کریں کہ خدا کرے ہم اس تمام علاقے کو اسلام کے لئے فتح کرنے والے ہوں۔ گو یہ بہت بڑے بول ہیں لیکن جس ذات سے دعا کر رہے ہیں۔ وہ ذات بھی تو بہت بڑی ہے۔ اُس ذات کے متعلق کہتے ہوئے آپ کا منہ کیوں ٹھٹکتا نہیں کہ وہ ذات سب سے بڑی ہے۔ بادشاہوں کے حضور جب انسان حاضر ہوتا ہے تو ایک روٹی کا سوال تو نہیں کیا کرتا۔ وہ تو اُن کی حیثیت دیکھ کر۔ اُن کی سابقہ روایات کو ملحوظ رکھ کر۔ اُن کے خاندانی مزاج کو اور اُن مشاہدات کو ملحوظ رکھ کر جو اُن کے خاندانوں سے منسوب ہو چکی ہوتی ہیں۔ انسان مانگتا ہے۔

ایک شخص کے متعلق آتا ہے کہ بادشاہ اس سے خوش ہوا۔ اس نے کہا کہ انعام مانگ۔ کہ میں تمہیں اتنی دولت انعام کے طور پر دیتا ہوں۔ اُس نے کہا کہ بادشاہ سلامت اس دولت کو گھر تک پہنچانے کے لئے بھی تو کوئی چیز چاہیئے۔ اُس نے کہا کہ اونٹ دے دیتے ہیں۔ اس نے کہا کہ اونٹ کو چلانے والا بھی تو کوئی چاہیئے۔ میں غریب۔ مجھے کیا پتہ کہ اونٹ کیا ہوتا ہے۔ اور کیسے چلایا جاتا ہے۔ اُس نے کہا کہ اونٹ چلانے والا نوکر بھی دے دیتے ہیں۔ اس نے کہا کہ ایک اونٹ کا پیٹ تو میں پال نہیں سکتا تو یہ نوکر کا پیٹ کہاں سے پالوں گا۔ اس کے لئے کچھ ساتھ گذارے کا انتظام ہونا چاہیئے۔ انہوں نے ایک جاگیر بھی ساتھ دے دی۔

تو ایک عام انسان جب معمولی سے ایک بادشاہ کے حضور حاضر ہوتا ہے۔ تو اپنی دعا کا حوصلہ بڑھا لیتا ہے۔ اپنی طلب کو وسعت عطا کر دیتا ہے۔ آپ خدا سے دعا مانگیں اور پھر چھوٹی چھوٹی دعاؤں پر راضی ہو کر رہ جائیں تو پھر یہ بڑا ہی نقصان کا سودا ہوگا۔

لیکن یہ چھوٹی دعائیں بھی اُسی سے مانگیں۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ چھوٹی دعاؤں کو اپنے اُوپر حرام کر لیں اور بڑی دعاؤں میں اُس کی طرف متوجہ ہوا کریں۔

خدا اکبر ہے اسی سے بڑا عظیم بننے ہیں

اور عظیم کا مطلب یہ ہے کہ ہر طرف اس کا وجود حاوی ہے۔ اور ادنیٰ سے ادنیٰ چیزوں تک بھی اس کی پہنچ ہے۔ اور اعلیٰ سے اعلیٰ چیزوں تک بھی اُس کی پہنچ ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں یہی تعلیم دی کہ جوتے کا تسمہ بھی اُسی سے مانگو۔ یہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم ہے۔ اور اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بہت زور دیا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی چیز کے لئے بھی خدا کی طرف متوجہ ہو۔ مگر صرف چھوٹی چیزوں کے لئے ہی نہیں بلکہ بہت بڑی بڑی چیزیں بھی اُسی سے مانگو۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار احمدیوں کو کم ہمت ہونے سے ... نہیں ہے جو زمانے کی قدر و روایات سے ... نظر ...

ہر شخص کو ملتا چلا جاتا ہے۔ پھر بھی آپ نے اپنی اولاد کے متعلق دعا فرمائی کہ

وہ سب دے ان کو جو مجھ کو دیا ہے

اے خدا جو کچھ مجھ کو دیا ہے میں عرض کرتا ہوں وہ سب کچھ ان کو دے دے۔ ابھی دیکھئے کہ آپ جانتے ہیں کہ میں قادر توانا سے دعا مانگ رہا ہوں۔ یہ فیصلہ کرنا اس کا کام ہے کہ کتنی منظور کرتی ہے اور کتنی منظور نہیں کرتی۔ میرا کام نہیں ہے کہ خدا کی عطا کے لئے تو دلیلیں عائد کر دوں اور خود ہی اس سے کم مانگتا جاؤں۔ پس مانگنے میں حوصلہ بڑھائیں لیکن محض بلند حوصلہ نہ رکھیں بلکہ ادنیٰ سے ادنیٰ چیزوں میں بھی اس کی طرف جھکیں یعنی دعا میں انکساری کو بھی ملحوظ رکھیں۔ جب آپ ادنیٰ چیز مانگتے ہیں تو خدا کی نسبت سے نہیں بلکہ اپنی نسبت .... سے مانگتے ہیں۔ جب اعلیٰ چیز مانگتے ہیں تو خدا کی نسبت سے مانگتے ہیں۔ یہ راز ہے جس کو اگر سمجھ لیں تو آپ کی دعا مکمل ہو جائے گی۔ ایک چھوٹا سا ذرہ بھی آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کو اٹھانے کی توفیق ہے۔ آپ جتنی دفعہ چاہیں اس ذرے کو اٹھائیں تو اس میں بھی ایک عنایت پائی جاتی ہے لیکن ایک عارف باللہ جانتا ہے کہ اگر خدا کی دی ہوئی توفیق نہ ہو تو میں ایک معمولی سا ذرہ بھی اٹھا نہیں سکتا۔ پس جب آپ ایک ذرے کو اٹھانے کے لئے دعا مانگتے ہیں تو خدا کی نسبت سے نہیں بلکہ اپنی نسبت سے۔ بہت ہی ادنیٰ چیز سے اس کا آغاز کرتے ہیں۔ اور جب ایسی باتیں مانگتے ہیں جبکہ آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کہاں اور وہ باتیں کہاں۔ آپ کہاں اور وہ عظمتیں کہاں۔ یہ اپنے لحاظ سے نہیں بلکہ اللہ کی عظمتوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس سے مانگتے ہیں۔ اللہ کے کبر کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس سے مانگتے ہیں۔

پس

دعا کے دو کنارے

ہیں۔ ایک وہ جو نفس کے عرفان سے شروع ہوتا ہے۔ اور وہ انتہائی انکساری کا مقام ہے۔ اس کے لئے چھوٹے سے چھوٹے کا کوئی تصور نہیں۔ ہر چیز چھوٹی سے چھوٹی بھی اس دعا کے دائرے میں داخل ہو جاتی ہے۔ اور ایک وہ ہے جو عظمتوں میں سب سے انتہا ہے۔ اور انا فانی ہے اور وہ خدا کی ذات کو ملحوظ رکھ کر دعا کا گر انسان سیکھتا ہے۔ اس لئے ان دونوں کناروں کے تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ دعائیں کرنے کی عادت ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی ساری زندگی کی ہر کیفیت پر حاوی ہو جائے گا۔ اور آپ پر احسان نازل فرمائے گا۔ ایسی برکتیں عطا کرے گا کہ آپ کے ساتھ بیٹھنے اٹھنے والے بھی برکتیں پا جائیں گے۔ آپ کی نگاہیں جن پر پڑیں گی وہ بھی متبرک ہو جائیں گے۔ آپ کا ذکر، یاد اور پیار کرنے والے بھی متبرک ہو جائیں گے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور شان۔ خدا کرے کہ ہمیں یہ توفیق نصیب ہو۔ اس کے بغیر ہم ان قوموں کی زندگی بدل نہیں سکتے۔ اس کے بغیر ہم یورپ کی تقدیر میں کوئی تبدیلی پیدا نہیں کر سکتے۔

(بشکریہ۔ احمدیہ بلیٹن ہالینڈ جولائی ۸۷ء)

ضروری اعلان

صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ہندی سنسکرت کلاس جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ اس کلاس کا کورس تین سال کا ہوگا۔ اور اس عرصہ میں ہندی۔ کلاسیکل سنسکرت اور ویدک سنسکرت میں طلباء کو Specialise کرایا جائے گا۔ ایسے گریجوایٹس یا انڈر گریجوایٹس جنہوں نے ہندی کا مضمون لے رکھا ہو۔ اس کلاس میں لئے جا سکتے ہیں۔ خواہشمند احباب حسب ذیل پتہ پر اپنی درخواستیں مع کوائف کے بھجوائیں۔ حسب قواعد اس کلاس سے فارغ ہونے کے بعد سلسلہ کی خدمت کرنی ہوگی۔ دوران تعلیم معقول وظیفہ اور دیگر سہولتیں دی جائیں گی

ناظر تعلیم قادیان

مجسم صبر و رضا
حضرت ایوب علیہ السلام

از مکرم محمود مجیب اصغر صاحب بعیردی مقیم سلطنت عمان

حضرت ایوب کا نسب قرآن کریم کے بیان کے مطابق

حضرت ایوب ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ جیسا کہ فرمایا

وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ ؕ كُلًّا هَدَيْنَا ۚ وَنُوْحًا هَدَيْنَا مِنْ قَبْلُ وَمِنْ ذُرِّيَّتِهٖ دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ وَاَيُّوْبَ وَيُوْسُفَ وَمُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ؕ وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ (انعام: ۸۵)

اور ہم نے اس کو یعنی ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب دیئے تھے۔ ہم نے ان سب کو ہدایت دی تھی اور ان سے پہلے ہم نے نوح کو ہدایت دی تھی۔ اور اس (یعنی ابراہیم) کی اولاد میں سے داؤد اور سلیمان اور ایوب اور یوسف اور موسیٰ اور ہارون کو بھی۔ اور اسی طرح ہم اچھی طرح کام کرنے والوں کو بدلہ دیا کرتے ہیں۔

کہتے ہیں کہ حضرت ایوب بنی اسرائیل میں سے نہیں تھے بلکہ حضرت اسرائیل (یعقوب) کے بھائی عیسو کی نسل میں سے تھے۔ اور حضرت موسیٰ کے قریب کے زمانہ میں مبعوث ہوئے۔

حضرت ایوب کا مولد و مسکن

حضرت مصلح موعودؓ نے قرآن کریم کی سورۃ ص آیت ۴۳ سے استدلال کر کے لکھا ہے کہ حضرت ایوب پہاڑ کے رہنے والے تھے۔ چنانچہ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب کو ہجرت کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا: "اپنے ہاتھ میں ایک کھجور کی گچھے دار ٹہنی پکڑ لے اور اس کی مدد سے تیزی کے ساتھ سفر کر (یعنی اس سے مار مار کر سواری کے جانور کو دوڑا)

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں: "پہاڑی لوگ لمبی شاخ جس کے آگے پتے ہوتے ہیں مار کر گھوڑے کو دوڑاتے ہیں اسی حالت کا یہاں ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ایوب پہاڑ کے رہنے والے تھے۔" (حاشیہ آیت ۴۳ سورۃ ص بحوالہ تفسیر صغیر)

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ حضرت ایوب ارض عوض کے رہنے والے تھے جو عرب کے شمال میں بلاد شام اور خلیج عقبہ کے درمیان واقع تھی۔ موجودہ زمانے میں ایک قبر جو سلطنت عمان کے جنوب میں صلالہ اور یمن کی سرحد کے قریب پہاڑوں میں واقع ہے کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ قبر حضرت ایوب کی ہے۔ اس پہاڑ کے دامن میں ایک چشمہ بھی ہے جو حضرت ایوب کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس قبر کے ساتھ حکومت عمان نے ایک مسجد تعمیر کروائی ہے۔ جس کا نام مسجد نبی ایوب رکھا گیا ہے۔ اگرچہ یہ تحقیق طلب امر ہے لیکن ممکن ہے کہ حضرت ایوب ہجرت کرنے کے بعد اس جگہ تشریف لائے ہوں اور یہاں کے اس چشمہ سے پانی پی کر اور نہا کر آپ کی تکلیف اور سفر کی تھکان دور ہوئی ہو۔ جیسا کہ فرمایا:

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ ۚ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ (ص: ۴۳)

یعنی ہم نے اسے کہا کہ اپنی سواری کو ایڑی مار۔ یہ سامنے ایک نہانے والا پانی ہے جو ٹھنڈا بھی ہے اور پینے کے قابل بھی صاف ہے۔ صلالہ میں حضرت ایوب کی قبر کے قریب ہی وہ جگہ ہے جہاں ملکہ سبا کا پایۂ تخت تھا۔ اور یہ امر مسلم ہے کہ یہ علاقہ پرانے زمانے میں یمن میں شامل تھا۔ اور شام کی طرف اسی رستے سے تجارتی قافلے آیا جایا کرتے تھے۔ مقام ارض عوض اور موجودہ صلالہ کے درمیان چونکہ موجودہ سعودی عرب کا ایک لمبا ریگستان حائل ہے اس لئے ممکن ہے کہ ریگستان کو عبور کرتے کرتے حضرت ایوب کو سخت پیاس لگ گئی ہو (جیسا کہ کہا جاتا ہے) اور اللہ تعالیٰ نے مقام ہجرت کی طرف حضرت ایوب کی راہنمائی فرمائی ہو۔ جہاں قدرتی چشمے پر ٹھنڈا اور صاف پانی موجود ہو۔

قبر ایوب کے قریب پہاڑوں کے دامن میں جو چشمہ موجود ہے اس کا پانی نہایت ٹھنڈا اور پینے کے قابل ہے اور عین ممکن ہے یہ وہی چشمہ ہو جس کا ذکر سورۃ ص آیت ۴۳ میں ملتا ہے۔

حضرت ایوب کے مصائب

وَاذْكُرْ عَبْدَنَآ اَيُّوْبَ ۘ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىْ مَسَّنِىَ

بقیہ سالانہ اجتماع آندھرا پردیش صفحہ ۱

الصحوۃ وادی الاخیر سے متعلق کی لطیف تفسیر کرتے ہوئے آپ نے ان تینوں مقامات کے باہمی ربط اور اس کی فلسفی کو بیان فرمایا۔ اور بتایا کہ احمدیت کے ثبوت ایسے بھی ہیں جو جماعت کے نظام اور خلیفہ وامیر کی اطاعت میں تمام رشتہ داریوں کو نظر انداز کر کے خالص ایمانی جذبہ سے سرگرم عمل ہیں۔ آپ نے نوجوانوں سے اسلامی سیرت و عمل کو اپنانے کی خواہش کی اور اُن کے جذبۂ اخلاص و ایثار کو بے حد سراہا۔ آخر میں آپ نے پُرسوز لمبی دُعا کروائی اور اس طرح اجتماع کا پہلا سیشن اختتام پذیر ہوا۔

اس کے بعد علمی گروپ کی تقاریر اور نظموں کے مقابلے ہوئے۔ اور آٹھ بجے شب نماز مغرب و عشاء ملا کر پڑھی گئیں۔ بعد ازیں کھانے کا پروگرام تھا۔ لنگر خانے کا انتظام مکرم سید جہانگیر احمد صاحب، مکرم مبارک احمد صاحب اور مکرم احمد عبد الباسط صاحب کے ذمہ تھا۔ ضیافت کا اہتمام انہوں نے پورے خلوص اور محنت سے کیا۔ کھانے سے فارغ ہو کر جملہ احباب اور تمام خدام نے رات وہیں قیام فرمایا۔

اس دن حیدر آباد کے موقر جریدہ "سیاست" نے جلی حروف میں اس اجتماع کے انعقاد اور محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے اس میں بنفس نفیس شمولیت کا ذکر کیا جس سے بعض غیر از جماعت افراد کو بھی اس اجتماع میں شریک ہونے کی سعادت ملی۔

اجتماع کا دوسرا دن

مورخہ ۱۲؍ کو صبح سوا چار بجے فائصد نماز تہجد اور محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے نماز فجر پڑھائی۔ بعد نماز فجر خاکسار نے نماز کی اہمیت کے عنوان پر درس دیا۔ اس کے بعد تین گھنٹوں تک مختلف ورزشی اور ذہنی کھیلوں کے مقابلے ہوئے۔ اور پھر تمام احباب نے مل کر کھانا کھایا۔ محنت کے لئے بھی اُن کے سیکشن میں علیحدہ طور پر کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ اجتماع کے انتظامات کے سلسلہ میں مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری صدوباقی قائد، محترم محمد حمید اللہ صاحب، قائد مجلس حیدر آباد، مکرم احمد عبد الماجد

صاحب نائب قائد اور مکرم واصف احمد صاحب انصاری ناظم مال نے نہایت دلچسپی، محنت اور جانفشانی سے کام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین۔ اجلاس کے علمی مقابلہ جات میں صدارت کے فرائض محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب، مکرم ڈاکٹر سعید احمد صاحب انصاری، مکرم سید جہانگیر علی صاحب نائب امیر، مکرم محمد صادق صاحب جڑچرلہ، مکرم خواجہ عبد الحمید صاحب انصاری اور مکرم سیٹھ مہر دین صاحب قائم مقام صدر جماعت احمدیہ سکندرآباد نے انجام دیئے۔ جبکہ ججوں کے فرائض مکرم احمد عبد العزیز صاحب، مکرم سید جہانگیر احمد صاحب، مکرم مولوی قیام الدین صاحب، مکرم مولوی معراج علی صاحب، مکرم اکبر جلیل احمد صاحب، مکرم مولوی سعادت اللہ صاحب، مکرم مولوی الیاس جلیلی صاحب، مکرم رحمت اللہ صاحب، مکرم محمد عبد القیوم صاحب، مکرم شمس الدین صاحب قائد زعیم انصار اللہ، مکرم عبد الستار صاحب ... پدوری، مکرم خواجہ عبد الحمید صاحب انصاری، مکرم مولوی عبد الرحیم صاحب ... مکرم ... امام غوری صاحب، مکرم ... محمود احمد صاحب انیس ... اور مکرم مولوی عبد الرؤف صاحب تاجر نے انجام دیئے۔

دو بجے نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی گئیں۔ اس کے بعد کوئز اور ... مقابلے ... کا پروگرام ہوا جس کے سوالات تاریخ اسلام، تاریخ احمدیت اور عام معلومات کی کتابوں سے مرتب کئے گئے تھے۔

تربیتی اجلاس اور تقسیم انعامات

کوئز پروگرام کے بعد تربیتی جلسہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مکرم عبد الحکیم صاحب کی تلاوت اور مکرم سید شجاعت حسین صاحب کی نظم خوانی کے بعد مکرم محمد صادق صاحب آف جڑچرلہ نے "اطاعت امیر" کے عنوان پر تقریر کی۔ مکرم ... صاحب ... نے خوش الحانی سے نظم پڑھی۔ نظم کے بعد مکرم خواجہ عبد الحمید صاحب انصاری نے "اطاعت ایک اعلیٰ خلق ہے" کے زیر عنوان اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ کی تقریر کے بعد محترم سیٹھ محمد معین الدین صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری زبانوں سے نکلا ہوا ایک ایک لفظ احتیاط کا متقاضی ہے جس طرح ایک انصاری نوجوان کی زبان سے نکلا ہوا یہ جملہ کہ خون تو ہمارا بہا ہے اور مال غنیمت اور جا رہا ہے۔ تمام انصار کے لئے دین و دنیا میں خسران کا موجب ہو گیا۔ اسی طرح ذرا ذرا سی ... کر دینے ... قربانیوں کا مواخذہ ہمیں حرمان نصیبی سے ہمکنار کر دے۔ اطاعت، فرمانبرداری اور باہم اتحاد ہی آج کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔

آپ کی تقریر کے بعد مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں کو محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنے ہاتھ سے انعامات عنایت فرمائے۔ آخر میں محترم موصوف نے بصیرت افروز اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے احباب کو نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی تلقین فرمائی حضور ایدہ اللہ کی تحریک داعی الی اللہ بننے، اطاعت کے اعلیٰ نمونے ... داعی ... اطاعت اور عفو و درگذر اختیار کرنے اور عیب جوئی و نکتہ چینی سے پرہیز کرنے کی تلقین فرمائی۔ خطاب کے بعد آپ نے لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا کروائی۔ نعروں کی گونج میں یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ پورے پروگرام کی ویڈیو ٹیکس بندی کی گئی جو دو کیسٹوں میں محفوظ کر لی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کے مفید اور دیرپا اثرات مترتب فرمائے۔ آمین۔

نئے نگران بورڈ بدر کی تشکیل

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اخبار بدر کی توسیع و ترقی کے لئے درج ذیل افراد پر مشتمل نئے نگران بورڈ بدر کی منظوری مرحمت فرمائی ہے جو تا ارشاد ثانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد زیر نمبر ... صدر انجمن احمدیہ میں ریکارڈ ہو چکا ہے۔

(۱) مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی	صدر نگران بورڈ
(۲) خورشید احمد صاحب انور	ممبر بحیثیت ایڈیٹر و سیکرٹری بورڈ
(۳) منیر احمد صاحب حافظ آبادی	ممبر بحیثیت پرنٹر و پبلشر
(۴) سید تنویر احمد صاحب	ممبر
(۵) مولوی محمد انعام صاحب غوری	ممبر

صدر نگران بورڈ بدر قادیان

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۶؍ ۸۷ کو بعد نماز عصر بمقام جڑچرلہ پور محترم شمس الدین صاحب زعیم مجلس انصار اللہ حیدرآباد نے خاکسار کی دختر عزیزہ شہانہ بیگم سلمہا کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزم سراج احمد سلمہٗ ابن محترم غلام محمد صاحب جڑچرلہ پور مبلغ ... ہزار ... روپیہ حق مہر پر کیا۔ اس خوشی میں مبلغ ۵۰/- پچاس روپے اعانت بدر ادا کئے گئے ہیں۔ قارئین سے رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

خاکسار محمد معین الدین جڑچرلہ پور ... آندھرا

ضروری اعلان

کسی وجہ سے مشکوٰۃ واپس آ رہے ہیں جن دوستوں کو مشکوٰۃ بابت ماہ ... تا ... نہ ملا ہو اطلاع کریں تاکہ دوبارہ ارسال کیا جائے۔

مینیجر مشکوٰۃ قادیان

درخواست دعا

خاکسار اپنے والدین کی صحت و سلامتی اور چھوٹے بھائیوں کے امتحانات کے لئے بزرگان و اہلیہ جماعت سے دعا کی درخواست کرتا ہے۔ خاکسار شمیم حبیب احمد ... (...)

● خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ فرحانہ بیگم سلمہا عمر قریباً ایک سال سے دو سال سر کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ باوجود کافی علاج سے کوئی افاقہ نہ ہونے پر اب ہومیو پیتھک علاج شروع کیا گیا ہے۔ قارئین بدر سے عزیزہ کی شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار ... قادیان

الشَّیْطٰنُ بِنُصْبٍ وَّعَذَابٍ (ص: ۴۲) اور ہمارے بندے ایوب کو بھی یاد کر جب اس نے اپنے رب کو یہ کہتے ہوئے پکارا کہ مجھے ایک کافر دشمن نے بڑی سخت تکلیف اور عذاب پہنچایا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام جس ملک میں رہتے تھے اس ملک کا حکمران نہایت ظالم، سفاک اور مکار، مشرک تھا جس نے نہایت بہیمانہ طور پر خدا کے اس نبی کو دکھوں میں مبتلا کیا اور بری طرح مخالفت کی اور زبردستی اپنے عقائد چھوڑنے پر مجبور کیا لیکن حضرت ایوب اس کے مظالم کو برداشت کرتے رہے اور اس سے مرعوب نہ ہوئے اور اپنے دکھ کی اپنے رب سے فریاد کی۔

حضرت ایوبؑ کی ہجرت

حضرت ایوب نے جب اپنے اوپر ہونے والے مظالم کی اللہ تعالیٰ سے فریاد کی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب کو ہجرت کرنے کا حکم دیا اور ہجرت کے نتیجہ میں حضرت ایوب عارضی طور پر اپنے خاندان اور متبعین سے جدا ہو گئے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اُرْكُضْ بِرِجْلِكَ هٰذَا مُغْتَسَلٌۢ بَارِدٌ وَّشَرَابٌ ○ وَوَهَبْنَا لَهٗ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنَّا وَذِكْرٰى لِاُولِي الْاَلْبَابِ ○ وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ○ (ص: ۴۳ تا ۴۵)

یعنی (ہم نے اسے کہا کہ) اپنی سواری کو ایڑی مار۔ یہ (سامنے) ایک نہانے والا پانی ہے جو ٹھنڈا بھی ہے اور پینے کے قابل بھی (یعنی صاف ہے)

اور ہم نے اس کو اس کے اہل بھی دیئے اور ان جیسے اور بھی اپنے رحم سے دیئے اور عقل والوں کے لئے ایک نصیحت کا سامان بھی بخشا۔ اور (ایوب) سے کہا کہ اپنے ہاتھ میں ایک کھجور کی گچھے دار ٹہنی پکڑ لے اور اس کی مدد سے تیزی کے ساتھ سفر کر (یعنی اس سے مار مار کر سواری کے جانور کو دوڑا) اور حق سے باطل کی طرف مائل نہ ہو۔ اور ہم نے اس (یعنی ایوب) کو صابر پایا تھا وہ اچھا بندہ تھا۔ وہ یقیناً خدا کی طرف کثرت سے جھکنے والا تھا۔

مہاجر اور اہل و عیال کا ملنا

فرمایا:۔

وَاَيُّوْبَ اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ فَكَشَفْنَا مَا بِهٖ مِنْ ضُرٍّ وَّاٰتَيْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا وَذِكْرٰى لِلْعٰبِدِيْنَ (الانبیاء: ۸۴، ۸۵)

یعنی اور (تو) ایوب کو بھی یاد کر جب اس نے اپنے رب کو پکار کر کہا کہ میری حالت یہ ہے کہ مجھے تکلیف نے پکڑا ہے۔ اور اے خدا! تو تو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے۔ پس ہم نے اس کی دعا سنی اور جو تکلیف اس کو پہنچ رہی تھی۔ اس کو دور کر دیا۔ اور اس کو اس کے اہل و عیال (بھی) دیئے اور ان کے سوا اپنی طرف سے رحم کرتے ہوئے اور بھی دیئے۔ اور ہم نے (اس واقعہ کو) عبادت گزاروں کے لئے ایک نصیحت کا موجب بنایا ہے۔

مجسم صبر و رضا

اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جو وحی نازل فرمائی یعنی قرآن حکیم اس میں حضرت ایوب علیہ السلام کو بطور خاص صابر قرار دیا۔ گویا حضرت ایوب علیہ السلام مجسم صبر و رضا (PARAGON OF PATIENCE) تھے۔ فرمایا:۔

وَخُذْ بِيَدِكَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِّهٖ وَلَا تَحْنَثْ ؕ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا ؕ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ○ (ص: ۴۵)

اور (ایوب سے کہا کہ) اپنے ہاتھ میں ایک کھجور کی گچھے دار ٹہنی پکڑ لے اور اس کی مدد سے تیزی کے ساتھ سفر کر (یعنی اس سے مار مار کر سواری کے جانور کو دوڑا) اور حق سے باطل کی طرف مائل نہ ہو۔ اور ہم نے اس (یعنی ایوب) کو صابر پایا تھا۔ وہ بہت اچھا بندہ تھا۔ وہ یقیناً خدا کی طرف کثرت سے جھکنے والا تھا۔

گویا حضرت ایوبؑ کے جابر دشمن نے انہیں بہت تکلیفیں پہنچائیں اور اپنے عقائد چھوڑنے پر مجبور کیا۔ اور ظلم و تشدد و بربریت کو روا رکھا لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں مجسم صبر و رضا بنا دیا۔ اور دکھوں کو برداشت کرنے کا عزم اور حوصلہ عطا فرمایا۔ اور بالآخر ہجرت کرنے کا حکم دیا۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔

صبر کے مضمون کے ساتھ دو اور اوصاف جو اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوبؑ کے بارہ میں ارشاد فرمائے ہیں۔ جو گویا صبر کے ضمن کے ذیلی اوصاف ہی ہیں وہ یہ ہیں:۔ نِعْمَ الْعَبْدُ ؕ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ یعنی بہت اچھا بندہ اور خدا کی طرف کثرت سے جھکنے والا انسان۔ کوئی وقت تک صابر نہیں کہلا سکتا جب تک وہ ایک اچھا انسان اور اللہ تعالیٰ کی طرف کثرت سے جھکنے والا نہ ہو۔

حضرت ایوب علیہ السلام نے ایک نہایت صبر آزما زندگی گزاری اور انتہائی آزمائشوں میں سے گزرے لیکن ان آزمائشوں کے دوران وفادار اور تقویٰ شعار اور صابر اور ثابت قدم پائے گئے۔ آج بھی حضرت ایوب علیہ السلام لوگوں کی یادداشت میں بیکر صبر و رضا (PARAGON OF PATIENCE) کے طور پر یاد کئے جاتے ہیں۔

ایک عظیم الشان پیشگوئی اِنَّا اَوْحَيْنَا

اِنَّاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلَيْكَ كَمَاۤ اَوْحَيْنَاۤ اِلٰى نُوْحٍ وَّالنَّبِيّٖنَ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۚ وَاَوْحَيْنَاۤ اِلٰۤى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطِ وَعِيْسٰى وَاَيُّوْبَ وَيُوْنُسَ وَهٰرُوْنَ وَسُلَيْمٰنَ ۚ وَاٰتَيْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا (النساء: ۱۶۴) جس طرح ہم نے نوح اور اس کے بعد دوسرے تمام انبیاء پر وحی نازل کی تھی۔ یقیناً تجھ پر بھی ہم نے وحی نازل کی ہے۔ اور ہم نے ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور (اسحٰق کی) اولاد اور عیسیٰ اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان پر بھی (وحی نازل کی تھی۔ اور ہم نے داؤد کو (بھی) ایک کتاب دی تھی۔

سورۃ النساء کی متذکرہ بالا آیت سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ان تمام حالات میں سے گزرنا پڑے گا جن قسم کے حالات میں سے نوحؑ، ابراہیمؑ، اسمٰعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور ان کی اولاد عیسیٰؑ، ایوبؑ، یونسؑ، ہارونؑ، سلیمانؑ اور داؤدؑ کو گزرنا پڑا۔

اب اگر حضرت ایوبؑ کے حالات پر غور کیا جائے کہ کس طرح جابر حکومت یا حکمران نے انہیں ظلموں کا نشانہ بنایا اور انہیں اپنے عقائد چھوڑنے پر مجبور کیا۔ اور ایک موقع پر ایسے اضطراری حالات پیدا ہو گئے کہ انہیں آناً فاناً اپنا وطن چھوڑنا پڑا۔ اور اپنے خاندان اور جماعت سے عارضی طور پر جدا ہونا پڑا۔ لیکن ان کے صبر استقامت عزم، دعاؤں اور مناجات کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے خاندان اور جماعت سے پھر ملا دیا۔ اور جہاں ہجرت کر کے گئے تھے۔ وہاں پر بھی جماعت عطا فرمائی۔ جیسا کہ فرمایا وَوَهَبْنَا لَهٗۤ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ (ص: ۴۴) یعنی ہم نے اس کو اس کے اہل بھی دیئے اور ان جیسے اور بھی دیئے۔

جماعت احمدیہ کے موجودہ حالات اور حضرت خلیفۃ المسیح کی ہجرت اور حضور کی جماعت کو صبر کی تلقین اور خدا تعالیٰ سے مناجات کرنے کی تحریکات اور صبر اور استقامت کی نصائح وغیرہ کا حضرت ایوبؑ کے ان حالات کی روشنی میں اگر جائزہ لیا جائے۔ تو ایک بھاری امید نظر آتی ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو اللہ تعالیٰ حضرت ایوبؑ کی طرح ضرور اپنے خاندان اور جماعت کے ساتھ ملائے گا انشاء اللہ حضور کامیاب و کامران مظفر و منصور کے ساتھ واپس وطن میں لوٹیں گے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ

ولادت

الحمد للہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے چھوٹے داماد عزیزم مکرم لطیف احمد خان صاحب جاوید آف ماڈل آباد کو تاریخ ۱۳ میں تین بیٹیوں کے بعد پہلا لڑکا عطا ہوا ہے۔ نومولود کی والدہ کی ایک خواب کی بنا پر بچے کا نام "اعجاز احمد" تجویز کیا گیا ہے۔ اس خوشی میں بطور شکرانہ دس روپے اعانت بدر بھی ارسال کرتے ہوئے بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے نومولود کو والدین اور ہم سب کیلئے قرۃ العین اور سلسلہ کا نیک، خادم بنائے آمین۔ خاکسار حضرت صاحب منڈا اسکمر [illegible]۔

ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں جلسوں کا بابرکت انعقاد

☆ — مکرم اے عبدالرحمن صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ایراپورم تحریر فرماتے ہیں کہ ۴/۸۷ تا ۱۰/۸۷ ہفتہ قرآن منایا گیا۔ اس سلسلہ میں روزانہ ایک ہفتہ تک جلسے ہوئے۔ جس میں قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔

☆ — مکرم مولوی محمد عمر صاحب تیماپوری لکھتے ہیں کہ ۳ر جولائی کو احمدیہ مسلم مشن انارسی میں جلسہ ہفتہ قرآن کریم جماعتی روایات کے مطابق منعقد ہوا۔ جس میں مقررین نے تقاریر کیں اجتماعی دعا کے بعد یہ جلسہ برخواست ہوا۔

☆ — مکرم این کنہی احمد صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بینگاڈی تحریر فرماتے ہیں کہ ۴ر تا ۱۱ر جولائی ہفتہ قرآن مجید منایا گیا۔ اس دوران بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ بینگاڈی میں جلسے ہوئے جن میں مبلغین کرام اور علماء سلسلہ نے قرآن مجید کی عظمت و فضیلت پر روشنی ڈالی۔

☆ — مکرم مولوی سی محمد فاروق صاحب مبلغ کروناگاپلی تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۴/۸۷ تا مورخہ ۱۱/۸۷ جماعت احمدیہ کروناگاپلی میں ہفتہ قرآن منایا گیا۔ جس میں جماعت کے مقررین نے قرآن مجید کے مختلف اہم پہلوؤں پر مفصل روشنی ڈالی۔

☆ — مکرم مولوی نذیر الاسلام صاحب مبلغ سلسلہ (بہار) تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۷/۸۷ سے جماعت احمدیہ سملیہ میں ہفتہ قرآن منایا گیا۔ جس میں جماعت کے مقررین نے قرآن مجید کے مختلف عنوانات پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ یہ ہفتہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

☆ — مکرم سیف الرحمن خان صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ کیرنگ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۴/۸۷ سے جماعت احمدیہ کیرنگ کے زیر اہتمام ہفتہ قرآن منایا گیا جس میں جماعت کے مقررین نے قرآن مجید کے بیشتر اہم پہلوؤں پر مفصل روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ یہ ہفتہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

☆ — مکرم ایچ عبدالرحمن صاحب معلم وقف جدید تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۷/۸۷ کو جماعت احمدیہ کوڈالی میں ہفتہ قرآن منایا گیا۔ جس میں جماعت کے مقررین نے قرآن مجید کے تمام پہلوؤں پر وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ یہ ہفتہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

☆ — مکرم غلام احمد صاحب ڈار سیکرٹری تبلیغ ناصر آباد (کشمیر) تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ناصر آباد کے زیر اہتمام ہفتہ قرآن منایا گیا۔ جس میں جماعت کے مقررین نے قرآن مجید کے مختلف عنوانات پر مفصل رنگ میں روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ یہ ہفتہ اختتام پذیر ہوا۔

☆ — مکرم نجیب احمد صاحب اندری سیکرٹری مال تحریر کرتے ہیں کہ مورخہ ۱۰/۸۷ کو جماعت احمدیہ ساونت واڑی میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا جس میں قرآن مجید کے تمام عنوانات کو جماعت کے مقررین نے وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ دعا کے ساتھ یہ ہفتہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

☆ — محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۷/۸۷ کو لجنہ اماء اللہ بھاگلپور کے زیر اہتمام ایک اجلاس ہفتہ قرآن مجید کے سلسلہ میں منعقد کیا گیا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد شاکرہ خورشید صاحبہ نے نظم پڑھی سلیمہ بیگم صاحبہ نے حدیث پڑھی عہد نامہ دہرایا گیا۔ اور راشدہ خانم صاحبہ، طاہرہ خانم صاحبہ، ساجدہ پروین صاحبہ، فرخندہ آفتاب صاحبہ، مسرت آرا صاحبہ، شاکرہ خورشید صاحبہ، امۃ السلام طاہرہ صاحبہ اور صدر جلسہ نے تقاریر کیں دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

☆ — مکرمہ امۃ النعیم بیگم صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ کیرنگ رقمطراز ہیں کہ مورخہ ۷/۸۷ سے جماعت احمدیہ کیرنگ کے چاروں حلقوں میں ہفتہ قرآن مجید منایا گیا جس کے اختتام پر مورخہ ۱۰/۸۷ کو بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ کے صحن میں مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کیرنگ کی صدارت میں مشترکہ اجلاس منعقد ہوا جس میں تلاوت قرآن اور نظم خوانی کے بعد بہنوں اور بچیوں نے فضائل قرآن مجید پر روشنی ڈالی۔ صدارتی تقریر کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ کی کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

☆ — مکرم سید ہارون رشید صاحب سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ خانپور ملکی تحریر فرماتے ہیں کہ ۴/۸۷ تا ۱۰/۸۷ ہفتہ قرآن منعقد کیا گیا۔ روزانہ بعد نماز عصر مکرم پروفیسر سید مجید عالم صاحب صدر جماعت کی صدارت میں اجلاس ہوتے رہے۔ جس میں مقررین نے قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔

☆ — مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ کینانور تحریر کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کینانور سنٹر ۱۱/۸۷ تا ۱۷/۸۷ ہفتہ قرآن منعقد کیا۔ اس دوران بعد نماز مغرب و عشاء اجلاسات ہوتے رہے۔ جن میں قرآن مجید کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ہماری مساعی کو قبول فرمائے۔

☆ — محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بنگلور تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۵/۸۷ سے بمقام (مستقل) ہفتہ قرآن منایا گیا۔ جس میں تلاوت و نظم خوانی کے علاوہ محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ، محترمہ امۃ المجید صاحبہ محترمہ معراج بیگم صاحبہ۔ محترمہ اقبال مسرت صاحبہ۔ محترمہ اقبال النساء صاحبہ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ نیز خاکسارہ نے قرآن مجید کے مختلف عنوانات پر تقاریر کیں۔

⊙

درخواست ہائے دعا

○ — بدر کے معاون خاص مکرم ڈاکٹر حمید الرحمن خان صاحب مقیم کیلیفورنیا (امریکہ) کو بعض پریشانیاں لاحق ہیں۔ موصوف لغرض تحریک دعا یکصد روپے اعانت بدر میں ارسال کرکے اپنی جملہ پریشانیوں کے ازالہ اور فلاح دارین کے حصول کے لئے ○ — محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ عثمان آباد پچیس روپے اعانت بدر میں ارسال کرکے اپنے والد محترم الحاج سیٹھ محمد معین الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد کی آنکھ کے آپریشن کی کامیابی کی صحت و سلامتی اور بیش از بیش خدمت سلسلہ بجالانے کی توفیق پانے کے لئے ○ — مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد مبلغ سلسلہ اپنی والدہ محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ کی کامل صحت و شفایابی اور درازی عمر کے لئے ○ — مکرم سید محمد عبدالباقی صاحب سب ڈویژنل مجسٹریٹ دیوگھر (بہار) کے زیر تبلیغ دوست مکرم حیدر علی صاحب ایڈووکیٹ اپنی والدہ کے گردے میں پتھری کی شدید تکلیف کے باعث بہت زیادہ پریشان اور فکر مند ہیں۔ ڈاکٹروں نے آپریشن تجویز کیا ہے۔ مکرم حیدر علی صاحب بذات خود نیک اور شریف الطبع انسان ہیں۔ موصوف کی والدہ محترمہ کی کامل و عاجل شفایابی اور صحت و سلامتی کے لئے ○ — مکرم ڈاکٹر محمد اسحٰق صاحب خلیل مقیم ہڈرسفیلڈ (یونائیٹڈ کنگڈم) پیش نظر نیک مقاصد اور علوم دینیہ میں حصول کامیابی کے لئے ○ — مکرم عزیز احمد صاحب مقیم اوٹاوہ اونٹاریو (کینیڈا) اپنے چھوٹے بیٹے عزیز قدیر احمد سلمہ ربہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تک پانچ سپارے حفظ کر چکے ہیں اور اس وقت دبایخ دنیا کے آخری سال میں سائیکالوجی کے مضمون کا مطالعہ کر رہے ہیں اور بڑے بیٹے عزیز منصور احمد سلمہ ربہ کی دینی و دنیوی ترقیات اور بہترین خادمان احمدیت بننے کے لئے ○ — مکرم میر مبشر احمد صاحب طاہر دارالعلوم غربی ربوہ بعارضہ قلب کئی ماہ سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹروں نے ہسپتال میں داخل کئے جانے کا مشورہ دیا ہے۔ موصوف کی کامل و عاجل شفایابی اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے ○ — مکرم محمود نعیم احمد صاحب پرویز معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کارابن (راجوری) علاقہ پونچھ پانچ روپے اعانت بدر میں ادا کرکے بی اے سال اول کے امتحان میں نمایاں کامیابی، کاروبار میں ترقی، دادی جان اور والدہ کی صحت و سلامتی اور والد صاحب نے معذرتاً باعزت بریت کے لئے ○ — مکرم بشیر ظہیر الدین محمود احمد صاحب برہی (ریلی) پانچ روپے اعانت بدر میں ارسال کرکے اپنی دائیں آنکھ کے موتیا بند کے آپریشن کی کامیابی

احباب جماعتہائے احمدیہ بھارت توجہ فرماویں

امراء و صدر صاحبان اور سیکرٹریان مال کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" کے وعدہ جات کی سو فیصد ادائیگی دسمبر ۱۹۸۷ء تک مکمل ہو جانی ضروری ہے۔ اس ارشاد کے مطابق جماعتوں کو اجتماعی و انفرادی وعدہ جات اور ان کی وصولی و بقایا کی تفاصیل بھجواتے ہوئے اپنے ذمہ بقایا رقوم کی جلد از جلد سو فیصدی ادائیگی کے لئے درخواست کی جا رہی ہے۔ اگر کسی جماعت یا فرد جماعت کے پاس یہ اطلاع نہ پہنچی ہو تو ان کی طرف سے اطلاع ملنے پر یہ تفصیل بھجوائی جا سکتی ہے۔ براہ مہربانی اس سلسلہ میں خط لکھتے وقت صاف الفاظ میں اپنا مکمل ایڈریس لکھا جائے۔ جماعتوں میں مقیم مبلغین و معلمین حضرات سے اس سلسلہ میں خصوصی تعاون کی درخواست کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین ؎

ناظر بیت المال آمد قادیان

بینکوں کا سود اور اشاعت اسلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک استفسار کے جواب میں سود کے متعلق فرمایا :-

"ہمارا یہی مذہب ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے بھی ہمارے دل میں ڈالا ہے کہ ایسا روپیہ اشاعتِ دین کے کام میں خرچ کیا جائے۔ یہ بالکل سچ ہے کہ سود حرام ہے لیکن اپنے نفس کے واسطے۔ اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہے وہ حرام نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ حرمت اشیاء کی انسان کے لئے ہے نہ اللہ تعالیٰ کے واسطے۔ پس اپنے نفس کے لئے، بیوی، بچوں، احباب، رشتہ داروں اور ہمسایوں کے لئے بالکل حرام ہے۔ لیکن اگر یہ روپیہ خالصتاً اشاعت دین کے لئے خرچ ہو تو حرج نہیں ہے"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۷)

چونکہ فی زمانہ احباب جماعت کو اپنی ذاتی اور کاروباری معاملات میں بینکوں میں روپیہ رکھنا پڑتا ہے۔ اور ایسی رقوم پر بینک قوانین کے مطابق سود ملتا ہے۔ لہذا ایسی رقوم سود، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد مبارک کے مطابق مد "نشر و اشاعت" میں مرکز سلسلہ میں بھجوائی جانا ضروری ہیں۔ امید ہے کہ ایسے احباب جماعت حضور علیہ السلام کے ارشاد مبارک پر عمل پیرا ہو کر خدا تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی حاصل کرنے کے علاوہ اپنے اموال کو بھی بابرکت بنائیں گے۔ اور ایسی رقومات کے ذریعہ اشاعتِ دین کی خدمت کا موقعہ پا کر صدقت میں خون لگا کر شہیدوں میں شامل ہو جائیں گے۔

اس سرکلر کو جمعہ کے روز یا کسی دیگر جماعتی اجتماع کے موقعہ پر احباب کو پڑھ کر سنایا جائے۔ اور جماعت کے مخلص اور مخیر احباب سے ذاتی طور پر مل کر بھی اس سرکلر سے آگاہ کیا جائے۔ اور نہایت ہمدردانہ رنگ میں سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے اس اقتباس کی طرف ان کی توجہ مبذول کرائی جائے۔ اور اس سلسلہ میں جو نتائج برآمد ہوں۔ ان سے شعبہ نشر و اشاعت (نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان) کو مطلع فرمایا جائے تاکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں بھی بغرض دعا فہرست بھجوائی جائے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے - آمین

ایڈیشنل ناظر نشر و اشاعت قادیان

پروگرام دورہ مکرم مولوی سید صباح الدین صاحب انسپکٹر بیت المال آمد

جماعتوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ انسپکٹر بیت المال آمد درج ذیل پروگرام کے مطابق بغرض پڑتال حسابات، وصولی چندہ جات اور تشخیص بجٹ دورہ کریں گے۔ جملہ عہدیداران جماعت اور مبلغین و معلمین سلسلہ سے کما حقہٗ تعاون کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی	نام جماعت	رسیدگی	قیام	روانگی
قادیان	-	-	۱۵ ۸/۸۷	سانڈھن	۱۸ ۹/۸۷	۱	۱۹ ۹/۸۷
رانچی سیلیپہ	۱۷	۲	۱۹	صالح نگر	۱۹	۱	۲۰
سمڈگا	۱۹	۱	۲۰	بجے پور	۲۰	۱	۲۱
بھاگلپور				کشن گڑھ	۲۱	۱	۲۲
برہ پورہ	۲۱	۳	۲۴	اُدے پور	۲۳	۱	۲۴
خانپور ملکی بہار	۲۴	۲	۲۶	کامٹھ	۲۵	۱	۲۶
بلاری	۲۶	۱	۲۷	جھانسی	۲۷	۱	۲۸
مونگھیر	۲۷	۱	۲۸	سکرا مودھا	۲۸	۱	۲۹
بھاگلپور	۲۸	۱	۲۹	کانپور	۲۹	۱	۳۰
پاکوڑ	۲۹	۱	۳۰	بہوت سمرر	۳۰	۱	۱ ۱۰/۸۷
بھاگلپور	۳۰	۱	۳۱	کانپور	۱ ۱۰/۸۷	۲	۳
چیچہ گاؤں	۱ ۹/۸۷	۱	۲ ۹/۸۷	فیض آباد	۳	۱	۴
مظفرپور	۳	۱	۴	گونڈہ	۴	۱	۵
موتی ہاری	۴	۱	۵	لکھنؤ	۵	۲	۷
نصرت پور سیوان	۵	۱	۶	شاہجہانپور کیٹھیا	۷	۳	۱۰
پٹنہ	۶	۲	۸	بریلی	۱۰	۱	۱۱
گیا	۸	۱	۹	امروہہ	۱۱	۲	۱۳
اردل	۹	۱	۱۰	دہلی ہائیڈ	۱۳	۳	۱۶
آرہ	۱۰	۱	۱۱	میرٹھ	۱۶	۱	۱۷
بنارس	۱۱	۱	۱۲	انبیٹھہ	۱۷	۱	۱۸
لکھنؤ	۱۲	۲	۱۴	بھوپورہ	۱۸	۱	۱۹
کانپور	۱۴	۲	۱۶	کرنال۔ ہتلانہ	۱۹	۱	۲۰
مین پوری شکوہ آباد	۱۶	۱	۱۷	تلاکور	۲۰	۱	۲۱
منگلہ لکھنؤ	۱۷	۱	۱۸	قادیان	۲۱ ۹/۸۷	-	-

امتحان دینی نصاب مجالس خدام الاحمدیہ بھارت

و انعامی مقابلہ مضمون نویسی

جملہ قائدین کرام مجالس خدام الاحمدیہ بھارت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ خدام الاحمدیہ بھارت کا امتحان دینی نصاب ماہ اگست کے آخری اتوار کو ہوگا۔ قائدین سے درخواست ہے کہ وہ جملہ خدام کو اس امتحان میں شریک کریں اور لائحہ عمل کے مطابق نصاب کی پوری تیاری کرائیں ـــــ نوٹ : ـــ لائحہ عمل میں اس امتحان کے لئے جولائی کا آخری اتوار مقرر کیا گیا تھا مگر اب اگست کا آخری اتوار مقرر کیا گیا ہے۔ اُمید ہے جملہ قائدین اس طرف خصوصی توجہ دیں گے۔ اور امتحان کے بعد جلد ہی حل شدہ پرچہ جات ارسال فرمائیں گے۔ اسی طرح خدام اپنے انعامی مقالہ جات لکھ کر جلد از جلد ارسال کریں۔ آپ کا مقالہ بہرکیف ۳۱ر اگست تک دفتر مرکزیہ میں پہنچ جانا چاہیئے۔ یاد رہے امسال یہ انعامی مقالہ کا عنوان "جماعت احمدیہ پر ابتلاء کے مختلف دور اور احمدیوں کی بے مثال قربانیاں" رکھا گیا ہے ـــ خدا تعالیٰ آپ کو زیادہ سے زیادہ دینی علوم سے نوازے۔ آمین

مہتمم تعلیم مرکزیہ

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ بہشتی مقبرہ کے دفتر میں ایک ماہ کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۴۴۶۸:— میں محمد اسحاق لشکر ولد مکرم ماجد علی صاحب مرحوم قوم لشکر پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۷۲ء ساکن سری رام پور ڈاکخانہ شہرارہاٹ ضلع ۲۴ پرگنہ صوبہ مغربی بنگال۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲ر اکتوبر ۱۹۸۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری غیر منقولہ جائیداد میں میرا رہائشی مکان ہے جس میں میرے اور پانچ بھائی شریک ہیں۔ اور جس میں سے میرا چھٹا حصہ موجودہ مالیت کے لحاظ سے پانچصد روپے کا ہے۔ اس کے علاوہ میں نے حال ہی میں تین کٹھا زمین خرید کی ہے۔ جس میں انشاء اللہ عنقریب علیحدہ مکان تعمیر کرنا چاہتا ہوں۔ اس کی موجودہ مالیت چھ صد روپے ہے ان ہر دو غیر منقولہ جائیداد کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس وقت میں اورینٹ فین انڈسٹری میں ملازمت کرتا ہوں۔ جس سے میں ماہانہ ۴۵۰/- روپے تنخواہ پاتا ہوں۔ اس آمد کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ اگر میں آئندہ کوئی جائیداد غیر منقولہ یا آمد پیدا کروں گا تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی رہے گی۔ اور میری وفات کے بعد جو بھی ترکہ ثابت ہوگا اس میں سے ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان حق دار ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سلطان احمد ظفر مبلغ انچارج کلکتہ	محمد اسحاق لشکر	عبد اللطیف احمدی

وصیت نمبر ۱۴۶۲۷:— میں حنیف خان ولد مکرم کبیر خان صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ گھریلو عمر ۵۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد۔ ڈاکخانہ کیرنگ۔ ضلع پوری صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج ۲/۸۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد منقولہ۔ ایک گھڑی۔ ایک سائیکل۔ ایک ریڈیو۔ ایک پرانی چیزیں ۔ انگوٹھی طلائی۔ قیمت اندازاً مبلغ ۱۰۰۰/- روپے۔

غیر منقولہ جائیداد میں میرا ایک مکان تین کمروں پر مشتمل ہے جو ابھی سرکاری جگہ میں بنایا گیا ہے۔ اور ابھی تک نام میں ریکارڈ نہیں ہوا ہے۔ جب نام میں ریکارڈ ہو جائے گا تو اس کے ۱/۱۰ واں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ انشاء اللہ۔

مجھے اس وقت ماہانہ پنشن مبلغ ۵۰۰/- روپے مل رہی ہے۔ میں ان تمام چیزوں کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس کے بعد اگر میں نے کوئی جائیداد پیدا کی [illegible] یا میرے مرنے پر ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہی ہوگی۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
شیخ عبد الحلیم مبلغ	حنیف خان	عبد المطلب خان

وصیت نمبر ۱۴۸۰۴:— میں محمد ظفر احمدی ولد محمد تقی احمدی قوم مسلم پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مودھا ڈاکخانہ مودھا ضلع ہمیر پور صوبہ یوپی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۸۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت مودھا میں خاکسار کا ذاتی رہائشی مکان ہے۔ جس کی موجودہ اندازاً قیمت کم وبیش ۴۰۰۰/- روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بجارت ہوگی۔ اس کے علاوہ اس وقت خاکسار گھڑی سازی کا کام کرتا ہے۔ جس سے کم وبیش ماہوار ۱۰۰/- روپے کی آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان بجارت کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت ۵/۸۶ سے نافذ کی جائے۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سید صباح الدین انسپکٹر	محمد ظفر احمدی	قمر عالم سونگھیہ

وصیت نمبر ۱۴۸۰۵:— میں نیلوفر سلطانہ زوجہ مکرم محمد ظفر احمدی صاحب قوم مسلم پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن مودھا ڈاکخانہ مودھا ضلع ہمیرپور صوبہ یوپی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۸۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بجارت ہوگی۔ میرے پاس اس وقت طلائی زیور کوئی نہیں ہے۔ البتہ نقرئی زیور میں ۲۰۰/- گرام کا ایک عدد پازیب ہے جس کی موجودہ قیمت ۵۰۰/- روپے ہے۔ اس کے علاوہ حق مہر مبلغ ۵۱۰/- روپے میرے خاوند کے ذمہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ نیز میرے خاوند کی طرف سے مجھے ماہوار تیس روپے جیب خرچ کے طور پر ملتے ہیں اس کا ۱/۱۰ حصہ میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اس کے علاوہ اگر کوئی جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی میری یہ وصیت ۵/۸۶ سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	الامۃ	گواہ شد
سید صباح الدین انسپکٹر	نیلوفر سلطانہ	محمد ظفر احمدی

وصیت نمبر ۱۴۸۲۷:— میں حاجی محمد عبد القیوم ولد مکرم محمد ایوب صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ تجارت عمر ۳۷ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن لکھنؤ ڈاکخانہ لکھنؤ ضلع لکھنؤ صوبہ یوپی۔ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴/۸۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بجارت ہوگی اس وقت میری موجودہ منقولہ وغیر منقولہ جائیداد کی تفصیل مع موجودہ قیمت درج ہے۔

ایک مکان جو پانچ سال پہلے ۲۵۰۰۰/- میں بکا جس میں میرا حصہ ۱/۲	۱۲۶۰۰—۰۰
ایک مکان جو اس وقت میرے پاس واقع محلہ چوہدری پیر موجود ہے میرا حصہ	۳۵۳۵۰—۰۰
اس کے علاوہ مختلف بنکوں میں میری رقم جمع شدہ	۴۳۹۲۶—۰۰
محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ذاتی امانت	۱۱۷۵۷—۴۵
کل میزان	۱۰۳۶۳۳—۴۵

اس کے علاوہ مجھے دوکان سے تقریباً ۱۶۵۰/- روپے ماہوار آمد ہوتی ہے میں اپنی ماہوار آمد کا (جو بھی ہوگی) ۱/۱۰ حصہ تازیست داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اگر میں آئندہ کوئی مزید آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
سیٹھ داؤد احمد بھٹی	حاجی محمد عبد القیوم	سیٹھ بشیر احمد

وصیت نمبر ۱۴۸۲۹:— میں انصار احمد ولد مکرم احسان الٰہی صاحب

قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت سن ۱۹۶۰ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹/۷/۸۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

جائیداد غیر منقولہ۔ ایک مکان زیر تعمیر نیز دہلی قیمت تین لاکھ روپے۔

۲۔ اراضی ۱۰ ایکڑ جو مشترکہ ہے۔ قیمت ایک لاکھ روپے (اس میں سے ۱/۶ حصہ ملے گا) ماہانہ تنخواہ دس ہزار روپے ماہوار + دو ہزار روپے۔ بارہ ہزار روپے ماہانہ خاکسار نے اپنی غیر منقولہ جائیداد و منقولہ جائیداد جس میں میری ماہانہ تنخواہ شامل ہے کی تفصیل درج کر دی ہے۔ اور ساتھ ہی قیمت بھی درج کر دی ہے۔ میری پوری کوشش ہوگی کہ خدا کی دی ہوئی توفیق سے اپنی غیر منقولہ جائیداد پر بننے والا حصہ جائیداد جلد سے جلد اپنی زندگی میں ہی ادا کر دوں۔ اگر ایسا نہ ہو سکے تو میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور میں اقرار کرتا ہوں کہ اس وقت میری تنخواہ بارہ ہزار روپے ماہانہ ہے۔ اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر آئندہ میں نے کوئی آمد یا جائیداد پیدا کی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز قادیان کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
مرزا انور احمد نوری ولد مرزا منور احمد درویش	انصار احمد	جاوید مبشر ولد ملک عبدالحئی خاں

وصیت نمبر ۳۱۸۹۱ — میں مصطفیٰ خاں ولد مکرم جہان خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۸۵ سال تاریخ بیعت سن ۱۹۳۲ء ساکن صالح نگر ڈاکخانہ برور ضلع آگرہ صوبہ یوپی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸/۸۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ زرعی زمین بمقام صالح نگر ۷ ۱/۲ بیگہ جس کی موجودہ قیمت ۷۰۰۰/- روپے
۲۔ ایک کچا رہائشی مکان جس میں سے خاکسار ۱/۴ حصہ کا مالک ہے قیمت ۲۰۰۰/- ″
۳۔ ایک مویشی خانہ جس میں سے خاکسار ۱/۲ حصہ کا مالک ہے قیمت ۱۰۰۰/- ″

اس کے علاوہ زرعی آمد سے کم و بیش خاکسار کو ۳۰۰۰/- سالانہ آمد ہوتی ہے اس کی آمد سے شرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان کو ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اس جائیداد کے علاوہ اگر میں نے کوئی اور آمد یا جائیداد پیدا کی تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
[illegible] احمد خاں صدر جماعت آگرہ	مصطفیٰ خاں	سید صباح الدین انسپکٹر

ضروری اعلان

نظارت بیت المال آمد کی طرف سے جماعت احمدیہ وڈالی کو جاری کی گئی ایک عدد رسید بک نمبر ۵۹۹۰ جو کہ رسید نمبر ۱۸ تک استعمال ہو چکی ہے اور بقیہ رسیدات نمبر ۱۹ تا ۵۰ ابھی غیر مستعمل ہیں۔ مذکورہ رسید بک سیکرٹری مالی جماعت احمدیہ وڈالی سے کہیں گم ہو چکی ہے۔ لہٰذا جملہ احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کو اطلاع دی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ نمبر کی رسید بک پر کسی کو چندہ ادا نہ کریں۔ اس رسید بک پر ادا شدہ چندہ۔ ادا شدہ متصور نہیں ہوگا۔ نیز اگر کسی کو یہ رسید بک ملے تو نظارت بیت المال آمد قادیان کے نام ارسال فرما دیں۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

امتحان دینی نصاب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان

احباب جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال سن ۱۳۶۶ ہش / ۱۹۸۷ء کے امتحان دینی نصاب کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کتاب "نبیوں کا سردار" (از دیباچہ تفسیر القرآن) بطور نصاب مقرر کی گئی ہے یہ امتحان ۲۷ ستمبر بروز اتوار ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کثرت سے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ لہٰذا احباب جماعت اس کتاب کا مطالعہ جاری رکھیں اور اس دینی امتحان میں بکثرت شامل ہو کر علمی و دینی اور روحانی فیوض و برکات حاصل کریں۔ تمام عہدیداران جماعت مبلغین کرام اور معلمین صاحبان احباب جماعت کو امتحان دینی نصاب کی اہمیت و فوائد سے روشناس فرما دیں اور امتحان میں شامل ہونے والے احباب کے اسماء مع ولدیت نظارت ہذا میں بھجوا کر ممنون فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مساعی میں برکت دے اور جزائے خیر عطا فرمائے آمین۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مالی خدمت دین کا نصف حصہ ہے!

قمر الانبیاء حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحریر فرمایا ہے:-

"میرا ہمیشہ یہ خیال رہا ہے کہ اس زمانہ میں خصوصاً اور ویسے عموماً مالی خدمت دین کا نصف ہے اس لئے قرآن مجید نے اپنی ابتداء میں ہی جو صفات متقیوں کی بیان فرمائی ہے اس میں ان کی ذمہ داریوں کا خلاصہ ان الفاظ میں بیان کیا ہے۔ وَالَّذِیْنَ یُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ۔ یعنی متقی تو وہ ہیں جو ایک طرف تو خدا کی نسبت میں اس کی عبادت بجا لاتے ہیں اور دوسری طرف اپنے خدا داد رزق سے دین کی خدمت میں خرچ کرتے ہیں۔

اس آیت میں گویا دینی فرائض کا پچاس فیصدی حصہ انفاق فی سبیل اللہ کو قرار دیا گیا ہے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں جہاں جہاں اعمال صالحہ کی تلقین فرمائی ہے وہاں ہر مقام پر نماز کا صلوٰۃ اور زکوٰۃ کو خاص طور پر نمایاں کر کے بیان کیا گیا ہے"

اگرچہ حضرت صاحبزادہ صاحب کی اس تحریر میں ایک متقی کی صفات کی وضاحت میں صلوٰۃ کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنے کا ذکر ہے۔ مگر اس سے مراد زکوٰۃ کے علاوہ وہ تمام چندہ جات بھی ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام نے ہر احمدی پر ادا کرنے لازمی قرار دیئے ہیں۔ مثلاً شرح آمد۔ چندہ عام۔ چندہ جلسہ سالانہ۔ اور دیگر طوعی نوعیت کے چندہ جات۔ مثلاً جوبلی فنڈ۔ تحریک جدید۔ وقف جدید۔ سیدنا بلال فنڈ وغیرہ وغیرہ۔ اس کے علاوہ بعض وقتی نوعیت کی تحریکات ہوتی ہیں جن میں مالی لحاظ سے حصہ لینا ضروری ہوتا ہے۔

پس مبارک ہیں ہمارے وہ احمدی بھائی - بہنیں۔ اطفال۔ ناصرات جن کو خدمت دین کے لئے کسی نہ کسی رنگ میں مالی قربانی کرنے کی توفیق ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے نفوس اور رزق و اموال میں خیر و برکت عطا کرے اور اپنے بے شمار فضلوں و انعامات سے نوازے۔ آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

اخبار بدر کی اشاعت آپ کا قومی فریضہ ہے!
(منیجر بدر)

پروگرام دورہ مکرم ظہیر احمد صاحب خادم انسپکٹر جوبلی فنڈ

برائے جماعتہائے احمدیہ شمالی و جنوبی ہند

جملہ جماعت ہائے احمدیہ یو۔پی۔بہار۔بنگال۔اڑیسہ۔آندھرا۔کیرالہ۔کرناٹک کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۱/۸/۸۷ سے انسپکٹر صاحب موصوف مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق وصولی چندہ جوبلی فنڈ و اضافہ کے سلسلہ میں دورہ کریں گے۔ لہٰذا جملہ عہدیداران جماعت و مبلغین سلسلہ سے انسپکٹر صاحب موصوف کے ساتھ کما حقہٗ تعاون کرنے کی درخواست ہے۔ متعلقہ جماعتوں کے سیکرٹریان مال کو بذریعہ خطوط اطلاع دی جا رہی ہے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی	نام جماعت	تاریخ رسیدگی	قیام	تاریخ روانگی
قادیان	-	-	۲۱/۸/۸۷	کرڈاپلی	۱۹/۹/۸۷	۱	۲۰
شاہجہانپور	۲۲/۸/۸۷	۲	۲۴/۸/۸۷	پنسکال	۲۰	۱	۲۱
لکھنؤ	۲۴	۱	۲۵	حیدرآباد	۲۲	۳	۲۵
کانپور	۲۵	۱	۲۶	سکندرآباد	۲۵	۱	۲۶
سانڈھن	۲۶	۱	۲۷	چنتہ کنٹہ جڑچرلہ	۲۶	۲	۲۸
جے پور	۲۷	۱	۲۸	یادگیر	۲۹	۱	۳۰
بنارس	۲۹	۱	۳۰	دیودرگ	۳۰	۱	۱/۱۰/۸۷
آرہ	۳۱	۱	۱/۹/۸۷	شیموگہ	۱/۱۰/۸۷	۱	۲/۱۰/۸۷
اردل	۱	۱	۲/۹/۸۷	بنگلور	۲	۲	۴
بھاگلپور	۲	۱	۳	مرکرہ	۴	۱	۵
بیرہ پورہ	۳	۱	۴	سوگرال	۵	۱	۶
جمشید پور	۵	۱	۶	پینگاڈی	۶	۱	۷
موسی بنی مائنز	۶	۲	۸	کینانور	۷	۱	۸
کلکتہ	۸	۳	۱۱	کالیکٹ	۸	۲	۱۰
بھدرک	۱۱	۱	۱۲	کوڈیاتھور	۱۰	۱	۱۱
سورو	۱۲	۱	۱۳	کوڈالی	۱۱	۱	۱۲
کٹک	۱۴	۱	۱۵	متارگھاٹ	۱۲	۱	۱۳
بھونیشور	۱۵	۱	۱۶	پتھپریم	۱۴	۱	۱۵
کیرنگ	۱۶	۲	۱۸	کرونا گاپلی	۱۵	۱	۱۶
کیندرہ پاڑہ	۱۸	۱	۱۹	مدراس	۱۶	۳	۱۹
				بمبئی	۲۰	۲	۲۲
—	—	—	—	قادیان	۲۴/۱۰/۸۷	-	-

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ مینیجر۔

افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۰۰۰۷۳

MODERN SHOE CO-
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE 275475
RESI 273903
CALCUTTA-700073.

الخیر کلّہٗ فی القرآن
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA
PHONE 279203
CARDBOARD BOX MFG - CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD,
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIV PRINTERS
15. PRINCEP STREET, CALCUTTA-700072.

اک کرم کر پھیر دے لوگوں کو فرقاں کی طرف ⁂ نیز دے توفیق تا وہ کچھ کریں سوچ و بچار

رائچوری الیکٹریکلس (الیکٹرک کنٹریکٹر)

RAICHURIELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP. HOUSE SOCT
PLOT NO 6, GROUND FLOOR
OLD CHAKALA, OPP, CIGARETTE FACTORY
ANDHERI (EAST)
PHONES OFFICE 6348179
RESI. 629389
BOMBAY-400099.

ھو الناصر
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں
معیاری سونا کے زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔

الرؤف جیولرز

۱۶- خورشید کلاتھ مارکیٹ جہدری شمالی ناظم آباد۔ کراچی
(فون نمبر ۔ ۶۱۷۰۲۹)

حدیث شریف:-
قُرَّةُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ
میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے
طالب دعا

آٹو ونگس

AUTOWINGS
13-SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS-600004.
PHONES 76360
74350

يَنْصُرُكَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

تیری مدد وہ لوگ کریں گے
جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے

پیشکردہ: اکرش احمد گوتم احمد اینڈ برادرس سٹاکسٹ جیون ڈیلیر۔ ۲۔ میدان روڈ۔ بعد رکب ۱۰۰۔ ۶۵۶۱ ڈرائیو لیسا
پروپرائیٹر: شیخ محمد یونس احمدی۔ فون نمبر: 294

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"

(ارشاد حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

NO 75, FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.C-ROAD, BANGALORE - 560002.
PHONE NO. 228566.

منجانب:۔ اقبال احمد جاوید مع برادران جے۔ این روڈ لائٹس
اینڈ جے۔ این انٹرپرائزز

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے۔

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ علیہ)

(پیشکش)

SARA Traders

WHOLE SALE DEALER IN HAWAI & PUC CHAPPALS.
SHOE MARKET, NAYAPUL, HYDERABAD - 500002.
PHONE NO 522860.

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے" (کشتی نوح)

پیشکش:۔ ROYAL AGENCY

PRINTERS, BOOKSELLERS & EDUCATIONAL SUPPLIERS
CANNANOORE - 670001. PHONE NO. 4478.
HEAD OFFICE P.O. PAYANGADI 670 303 (KERALA)
PHONE NO — 12.

فتح اور کامیابی ہمیشہ کے لئے مقدر رہے گی (ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ اسلام آباد کشمیر

گولڈن الیکٹرانکس
انڈسٹریل روڈ۔ اسلام آباد کشمیر

الیکٹرانکس ریڈیو۔ ٹی وی۔ آڈیو پنکھوں اور سلائی مشینوں
کی سیل اور سروس

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ششم)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے

(پتہ)
نمبر ۲/۷/۱۴ عقب بکاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)
(فون نمبر: ۱۷۱۱۹)

نماز خواہ مخواہ کا ٹیکس نہیں ہے

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۱۲)

MIR ®
CALCUTTA

پیش کرتے ہیں:۔
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل بہترین پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!